New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وحشتِ آوارگی
از عینا بیگ
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحشتِ آوارگی

از عینا بیگ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

گھر داخل ساتھ ہی اس نے سلام کیا تھا۔

وعلیکم سلام! آئینہ لگا دیا ہے میں نے" شہنواز نے چھوٹتے ہی خبر دی تھی۔وہ بے" ساختہ ہنس دی۔

جزاک اللہ لالا" اس کے یوں کہنے پر شہنواز کے لبوں پر مسکراہٹ رینگی۔وہ" مسکراتے ہوئے اسے ہاتھ ہلاتے کمرے میں آ گئی۔شاپنگ بیگز پستر پر رکھ دیئے۔ مغرب کی آذانیں ہو چکی تھیں۔وہ بستر پر گرنے کے انداز میں لیٹی اور آج کے دن کو سوچنے لگی۔کہاں سے آئی اس میں اتنی ہمت؟ نہیں یہ سوال غلط ہے! بلکہ سوال تو یہ ہونا چاہئے کہ کہاں سے "ملی" اسے اتنی ہمت! اپنے بھائی سے! زمان سے! وہ ادھر اس کے پاس ہی موجود تھا۔اس نے اتنی ہمت کر کے عدیل پر ہاتھ اٹھایا مگر ڈر نہیں لگا کیونکہ وہ جانتی تھی اس کا بھائی اسے کچھ ہونے نہیں دے گا۔وقت زیادہ نہیں گزارا لیکن ایک یقین سا تھا اس پر۔اسے اچھا لگا اپنے بھائی کا عدیل کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو جانا اور دھاڑ کے پوچھنا کہ "میری بہن کو ہاتھ کیسے لگایا؟" اسے یہ بھی اچھا لگا تھا کہ زمان اس لئے نہیں چیخا تھا کہ وہ اس کی بھائی کی بیوی تھی بلکہ اس لئے چیخا تھا کہ وہ اسے دل سے بہن سمجھتا تھا۔اس نے یہ نہیں کہا کہ "میری بھابھی پر ہاتھ کیسے اٹھایا" اس

نے کہا"میری بہن پر ہاتھ کیسے اٹھایا"۔شانزہ نے اس وقت اسے محبت بھرے جذبات سے دیکھا تھا جو ایک بھائی کے لئے بہن کے دل میں ہوتے ہیں! وہ اس کا خون نہیں تھا مگر اس کے لئے لڑ رہا تھا۔وہ اسے کچھ ہفتوں پہلے تک جانتی تک نہیں تھی اور نہ وہ! مگر وہ لڑ رہا تھا اور ایک سامنے کھڑا شخص تھا جو بچپن سے اس کے ساتھ تھا! اس نے ایک سیکنڈ نہیں لگایا تھا ہاتھ اس پر اٹھانے میں! اتنے سالوں کا اعتبار عدیل واقعی توڑ بھی چکا تھا اور کھو بھی چکا تھا۔زمان چاہتا تو اس پر شک کر سکتا تھا کہ ایسا اتفاق کیسے ہو سکتا ہے کہ عدیل اور شانزہ ایک ساتھ،ایک وقت پر اور ایک مال کیسے مل گئے!؟ کبھی اپنے بھی بیگانے ہو جاتے ہیں اور کبھی غیر بھی اپنے ہو جاتے ہیں۔اسے پہلی بار رونا آیا تھا۔ خوشی سے آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔وہ اس کے لئے اس دم چٹان بن کر کھڑا تھا۔وہ اپنی قسمت پر ناز کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔اسے نماز بھی پڑھنی تھی۔وہ وضو کر کے نماز کے لئے کھڑی ہو گئی۔

*---

-*

ادھر آؤ فاطمہ! کیا بد تمیزی کی ہے تم نے ناصر بھائی سے؟ یہ تربیت کی ہے میں نے"

تمہاری؟"فاطمہ نے قریب آکر چائے کی دو پیالیاں رکھیں۔

ماما میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا"اس نے چائے میں چینی ڈالی اور صبور کی جانب "
بڑھائی۔

ناصر صاحب نے بتایا کہ تم نے کیا کہا تھا اور کتنی بد تمیزی کی!"انہوں نے سختی سے "
کہہ کر اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ تھاما۔

صرف کہا تھا! خیر جو بھی تھا غلط کیا میں نے! میں معافی مانگ لوں گی ان سے میں "
وعدہ کرتی ہوں!"فاطمہ نے چائے کا کپ لبوں سے لگایا. صبور نے اثبات میں
سر ہلایا۔

کوئی بات نہیں فاطمہ! تم معافی مانگ لینا۔وہ تمہیں معاف کر دیں گے"رمشا نے "
کمرے داخل ہوتے ساتھ تمام گفتگو سن لی تھی۔فاطمہ نے نخوت سے منہ پھیرا۔

آؤ رمشا بیٹھو! چائے پیو گی؟"انہوں رمشا کو اپنے قریب بٹھایا۔"

نہیں میں بس اس چائے کے کپ میں سے ہی تھوڑی پی لیتی ہوں "اس نے ٹرے" میں رکھا کپ اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

یہ میری چائے ہے "فاطمہ نے کپ فوراً سے تھام لیا۔ رمشا نے حیرانی سے اسے" دیکھا۔

اور میں کسی کا جھوٹا نہیں پیتی "فاطمہ نے کہہ کر نگاہیں پھیر لیں۔ صبور کو فاطمہ پر" بے اختیار غصہ آیا۔

رمشا تم میرے کپ سے پی لو "انہوں نے اس کی شرمندگی مٹانی چاہی۔"

نہیں تائی! میں ٹھیک ہوں اور ویسے بھی چائے پی کر ہی آئی ہوں "زبردستی مسکرا کر" اس نے صبور کو دیکھا۔ فاطمہ نے کندھے اچکائے۔

میں سوچ رہی ہوں کہ عدیل کے لئے کوئی لڑکی ڈھونڈنا شروع کروں "انہوں نے" بات کا آغاز کیا۔ رمشا کی باچھیں کھل گئیں۔

ہیں چچی؟ "وہ کھل کر مسکرائی۔"

ہاں! لیکن پھر میں نے سوچا کہ جب لڑکی گھر میں موجود ہے تو باہر کیوں ڈھونڈا"

جائے" صبور نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر پیار کیا۔رمشا کو لگا اس کی خواہش اور خواب پورے ہونے کا وقت آگیا ہے۔اس نے شرم سے نگاہیں جھکائیں۔

کس نے کہا میں اس سے شادی کروں گا؟؟ میری زندگی میں کوئی بھی لڑکی آسکتی ہے" سوائے رمشا عرفان کے!" عدیل جو ابھی ابھی آیا تھا ان کی گفتگو سن چکا تھا۔ہیلمٹ سے زور سے زمین پر پٹخ کر دانت پیس کر جواب دیا۔صبور ششدر رہ گئیں اور رمشا ہونقوں کی طرح انہیں دیکھنے لگی۔

عد۔دیل" اس نے کانپتے لبوں سے اس کا نام لیا۔"

کیا عدیل؟ میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ تم مجھے پسند نہیں ہو! اس لئے یہ" فضول خواب دیکھنا بند کرو جاؤ یہاں سے! دفع ہو جاؤ! تمہیں کیا لگتا ہے تم سے شادی کروں گا؟ شانزہ نے جو کیا میرا ساتھ اس کے بعد تم سے شادی کروں گا؟ نہ اس سے پہلے کرتا اور نہ اس کے بعد! بے وقوف نہیں ہوں میں!" زہر بھری نگاہوں سے کہتے ہوئے ہوئے کمرے میں چلا گیا۔پیچھے کھڑی رمشا صوفے پر بیٹھتی چلی گئی۔یہ تو اس کے کسی پلین میں نہیں تھا؟ وہ آج تک جو بھی پلین کرتی رہی ان میں کامیابی ہی اس کا مقدر بنی مگر یہ کیا تھا؟ اس کے حواس جھنجھنا کر رہ گئے۔

*--

-*

گاڑی کا ہارن بجنے پر وہ خوشی سے چلاتی ہوئی کھڑکی کی طرف آئی جہاں سے گیراج نظر آتا تھا۔امان اور زمان ساتھ گاڑی سے نکلے تھے دونوں کوٹ میں ملبوس بہت حد تک ایک جیسے لگ رہے تھے۔اسے امان کو پہچاننے میں سیکنڈز لگے۔اب اتنی دور سے اسے پہچاننے میں ویسے ہی مشکل ہو رہی تھی۔دونوں ہی بلیک پینٹ کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ زمان نے اسے کھڑکی سے جھاکتا ہوا دیکھا تو مسکرا کر ہاتھ ہلا دیا۔شانزہ نے بھی جواباً مسکرا کر ہاتھ ہلایا۔زمان ہنستا ہوا اندر چلا گیا جب کہ امان نے گاڑی میں سے فائلز نکال کر گاڑی بند کی اور اوپر شانزہ کو دیکھنے لگا۔وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔وہ میٹنگ سے بہت تھک کر آیا تھا اور اب شانزہ کی مسکراہٹ سے اس کی ساری تھکن دور ہو گئی تھی۔شانزہ نے اسے اوپر آنے کا اشارہ کیا۔امان نے اثبات میں سر ہلایا تو اس نے اشارے سے جلدی آنے کو کہا۔امان نے حیرانی سے "کیوں کیا ہوا؟" کا اشارہ دیا تو شانزہ نے ایک تیز گھوری دے کر اسے جلدی اوپر آنے کو کہا۔امان نے مسکراہٹ اچھالی اور فائل پکڑ کر اندر آنے لگا۔چلتے چلتے اوپر پھر سے دیکھا جو پھر سے جلدی آنے کا

اشارہ دے رہی تھی۔امان کے چلنے میں تیزی آئی اور تقریباً بھاگتے ہوئے اوپر پہنچا۔

اسلام علیکم !جی زوجہ ؟"پھولی سانسوں سے فائلز سنگھار پر رکھتا ہوا وہ اس کے قریب" آیا۔

وعلیکم سلام !مجھے آپ کو کچھ دکھانا ہے !میں آپ کے لئے کچھ لائی ہوں مال سے "وہ" چہک کر بولی۔

میرے لئے ؟؟؟؟"وہ حیران ہوا۔"

جی"وہاں میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔"

مجھے بہت خوشی ہوئی"اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔"

ہاتھ آگے کریں"شانزہ نے اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کر کے اس میں کچھ چھپایا ہوا تھا۔"

امان نے مسکرا کر ہاتھ آگے کیا۔شانزہ نے اسکے ہاتھ میں ایک بہت خوبصورت پیک ہوئی واچ رکھی۔

واؤ۔۔زبردست۔یہ کتنی خوبصورت ہے!"وہ واچ کو دیکھنے لگا۔وہ جتنی لگن سے" اس واچ کو دیکھ رہا تھا وہ واچ اتنی بھی خوبصورت نہیں تھی جسے دیکھ کر وہ آبدیدہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہو جائے۔

آپ رو کیوں رہے ہیں" وہ اس کی نم آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ خوش تھا اس لئے نہیں کہ واچ بہت خوبصورت تھی۔ بلکہ اس لئے کہ شانزہ نے اسے کچھ دیا تھا۔ یہ بھی محبت کی نشانی ہی تھی۔ وہ اس کے قریب آیا اور اس کا ہاتھ تھام کر پہلے لبوں سے لگایا اور پھر آنکھوں پر۔ کتنی ہی دیر وہ اس کے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں سے لگائے رکھا رہا۔

امان آپ ٹھیک ہے نا؟" اس کے بالوں کو ہاتھ سے بگاڑ کر وہ مسکرا کر پوچھنے لگی۔"

جی" اس کے ہاتھ کو اپنی آنکھوں سے دور کر کے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔"

میں خوش ہوں امان" نرمی سے دیکھتے ہوئے اسے یقین دلایا۔"

میں بہت زیادہ" امان نے بھیگے لہجے اور نم آنکھوں کے ساتھ بولا۔"

مگر مجھ سے زیادہ نہیں" وہ اس کے ہاتھ پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھ کر بولی۔"

پتا نہیں کیوں شانزہ مجھے یقین نہیں آ رہا۔ مجھے خود کی قسمت پر رشک محسوس ہو رہا ہے" اس کا ہاتھ پھر سے چوم کر وہ عقیدت سے بتا رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تواب کرلیں"

وہی کرنے کی کوشش کررہاہوں"وہ بھی مسکرادیا۔"

آپ چینج کرلیں، میں کھانالگواتی ہوں"بہت محبت سے کہتے ہوئےاس نے بیڈ سے "
اس کے کپڑے اٹھاکردیئے۔

"!جی جیسے آپ کا حکم"

اورہاں یہ واچ بھی پہن کرآئے گاامان"وہ اپنی خواہش ظاہر کررہی تھی یا حکم دے"
رہی تھی؟امان ہنس دیا۔

جیسا آپ کا کہیں"کہتاساتھ وہ مسکراتاہوافریش ہونے چلا گیااوروہ نیچے۔"

*---

--*

اس نے کمرے کاحلیہ بگاڑدیاتھا۔تکیہ زمین پرغصے سے پھینکاتھااوربیڈشیڈ کھینچ ڈالی تھی۔وہ چھوڑے گاتونہیں!وہ کسی کونہیں چھوڑے گا۔۔وہ جان سے ماردے امان کو! قتل کردے گا۔۔۔اسے اپنی الماری میں رکھی پستول یادآئی اوردل میں سکون کی لہر

اتری۔مسکراہٹ لبوں پر عیاں ہوئی تھی۔انتقام کی مسکراہٹ!

*---

*-

شانزہ کچن کے کام سے فارغ ہو کر اوپر آئی تو امان دونوں ہاتھ سنگھار میز پر ٹکائے تھوڑا ساجھک کر آئینے کو دیکھ رہا تھا۔کمرے میں اندھیرہ تھا۔وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی اور اس کے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھا۔امان نے آئینے میں شانزہ کا عکس دیکھا۔

شانزہ"ہونٹ کپکپائے۔شانزہ اس کی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی۔"

امان"اس نے اسکا نام پکارا۔"

شانزہ یہ آئینہ میں ت۔تتوڑدوں؟"لہجے خوف سے زرد پڑ رہا تھا۔بظاہر اندھیرے" میں اسے کچھ زیادہ نظر نہیں آرہا تھا۔

کیوں امان؟"وہ آئینہ میں ہی اسے دیکھ رہی تھی۔"

یہ آئینہ۔۔۔یہ۔یہ آئینہ شانزہ"وہ آئینے خوف کھاتا ہوا دور ہوا۔شانزہ نے اس کے" دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے۔

کچھ نہیں ہوا اماں! میں پاس ہوں۔میں یہیں ہوں"۔"

تم میرے پاس ہونا؟"وہ بچوں کی طرح اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر بولا جیسے کبھی" نہ چھوڑنا چاہتا ہو۔

ہاں میں پاس ہوں! اور جب تک میں ہوں کچھ نہیں ہونے دونگی آپ کو"وہ اسے" یقین دلا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ آئینہ۔۔یی۔یہ آئینہ کس نے لگوایا؟"سہمی نگاہوں سے وہ آئینے کی طرف اشارہ" کرکے بولا۔

"میں نے! میں نے لگوایا ہے"

تت۔تم نے؟ مگر۔۔۔وہ۔۔وہ"خوف کے مارے لفظ بھی ادا ہونے سے انکاری" تھے۔

"کچھ نہیں ہوتا۔ہم اس صرف اپنا عکس دیکھتے ہیں اور کچھ نہیں"

اور جسے کسی اور کا بھی عکس نظر آتا ہے وہ کیا کرے؟"وہ خوف سے زمین پر انگلیوں"

بالوں میں پھنسائے بیٹھتا چلا گیا۔

کس کا عکس نظر آتا ہے؟" شانزہ بھی نیچے اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ "

منہاج۔۔ منہاج۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔۔ یہاں آئینے میں۔۔"لہجہ ایک دم کپکپا رہا تھا اور "

الفاظ بھی نہیں نکل رہے تھے۔

کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔ بس میں نے کہہ دیا ہے نا کہ جب تک امان شاہ کی بیوی اس کے "

موجود ہے ایسا کچھ نہیں ہو گا"اس نے امان کے بالوں سے اس کی انگلیاں چھڑائیں۔

مجھے اکیلے تو نہیں چھوڑو گی؟"امان نے اس کا ہاتھ تھاما۔وہ بہت امید سے اسے دیکھ رہا "

تھا۔

نہیں بلکل نہیں!"اس سوال کا جواب دینا بھی مشکل تھا۔امان نے اس کے ہاتھ اپنے "

لبوں سے لگا کر آنکھوں پر رکھے۔

مجھے باہر جانا ہے۔۔۔ آئسکریم کھانی ہے"شانزہ نے فوراً سے موضوع تبدیل کیا۔ "

امان نے کچھ سنبھلا۔

کہاں جانا ہے امان کی جان کو"لہجہ ویسا ہی بھیگا ہوا تھا مگر لہجے میں پیار بہت تھا۔ "

ابھرتے سورج کو دیکھنے "چمکتی آنکھوں سے ضدی لہجے میں بولی۔"

اور مجھے بھی دل چاہ رہا ہے کچھ دیکھنے کا" وہ اب اپنے مکمل آنسو پونچھ چکا تھا۔"

کسے دیکھنے کا دل چاہ رہا ہے؟" وہ سرخ ہوئی۔"

شفق دیکھنے کا" شہادت کی انگلی کو اس کی ناک کو چھوتا ہوا بولا۔"

کون شفق" وہ تیور بگاڑتی کوئی بوئی پوچھنے لگی۔"

ہاہاہا جب سورج ابھرتا ہے تو شفق نمودار ہوتی ہے! وہ والی شفق" وہ بے اختیار ہنسا۔"

اتنی زور سے ہنسا کہ آنسو بہہ نکلے۔

بس اب نہیں رونا!" شانزہ نے اس کے آنسو اپنی انگلیوں کے پوروں سے صاف" کیئے۔

میں مضبوط نہیں ہوں جتنا دکھتا ہوں" وہ دکھ کی کیفیت میں بولا۔"

آپ مضبوط ہیں!" وہ ڈٹ کر بولی۔"

نہیں ہوں" وہ بکھر کر بولا۔"

ہیں!"یقین دلایا۔"

نہیں ہوں!"وہ ہار گیا۔"

"آپ شانزہ امان کے شوہر ہیں! آپ کو مضبوط ہی ہونا ہے"

امان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور دونوں ہی ہنسنے لگ گئے۔وہ اس کی بات موقع کی نزاکت دیکھتے ہوئے اسی پر پلٹا گئی تھی!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئیں اٹھیں نا! چلیں دیکھیں ان سب مصروفیات سے فارغ ہوتے ہوتے ا بجنے کو" آگئے ہیں! کب تک پہنچیں گے ساحل پر؟! تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹا لگ جائے گا"اس کا ہاتھ پکڑ کر سہارا دے کر اسے اٹھانے لگی۔

میری گاڑی کی چابی کون لائے گا؟"امان کی آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔"

میں لاؤں؟"شانزہ نے پوچھا۔"

نہیں تم مت لاؤ میری دوسری بیوی لائے گی"وہ اسے چھیڑنے لگا۔"

دوسری بیوی؟؟؟"اس نے خفا خفا سے انداز سے اسے دیکھا۔"

ہاں وہی شفق "امان کے یوں کہنے پر وہ زور سے ہنس دی۔"

*---

-*

کل اسی ریسٹورینٹ پر ملنا "زمان کے موبائل پر بپ ہوئی۔ فاطمہ کا میسج آیا تھا۔ چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔"

ڈیٹ پر؟ "اس نے میسج سینڈ کیا اور اب ریپلائی کا انتظار کرنے لگا۔"

شٹ اپ مسٹر زمان "میسج آیا۔"

اگر ڈیٹ پر نہیں جا رہے ہیں تو تمہارے اس انداز کو کیا سمجھوں؟ بہت تمیز سے "انوائٹ کیجیئے مجھے فاطمہ اختر دختر آف اختر!"

مسٹر زمان شاہ! میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھ سے یعنی "فاطمہ جاوید" سے ملاقات کریں! جگہ وہی ہے جہاں پہلے ملاقات ہوئی تھی اور وقت ڈیڑھ بجے کا ہے! امید ہے آپ دو بجے تک نہیں آئیں گے "زمان کو فاطمہ کا میسج ریسیو ہوا تھا اور اب ہنس رہا تھا۔"

"!جی یہ ہینڈ سم لڑکا آپ کا انتظار کریگا"

"ہینڈ سم؟"

"کوئی شک؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شک ہی شک؟"

"تم تو ویسے ہی بہت جلتی ہو مجھ سے؟"

"جلے ہوئے سے اور کیا جلوں؟"

"!پرانی باتیں مت دہراؤ"

"!اچھا خیر ڈیڑھ بجے تک آجانا! ہو سکتا ہے میں پانچ دس منٹ تاخیر سے آؤں"

"کیوں بھئی؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دوست سے پڑھائی کے سلسلے میں ملاقات کرنی ہے"

زمان حیران ہوا۔۔اس کا دوست؟

"دوست لڑکا ہے؟"

"ہاں"

"کس سلسلے میں بات کرنی ہے اس سے؟"

"پڑھائی کے سلسلے میں"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کالج کا ہے؟"

"ہاں چھٹی میں ہی ملاقات کروں گی اس سے، پھر ہی آؤں گی ریسٹورینٹ"

زمان کو غصہ آیا۔

"!نہیں مجھے جلدی ہے تم ڈیڑھ بجے ہی آنا"

"!کیوں؟ پانچ منٹ سے کوئی فرق نہیں پڑتا"

"میرے لئے پڑتا ہے۔۔ویسے وہ دوست تمہارا اچھا دوست ہے؟"

فاطمہ سمجھ گئی تھی وہ اتنے سوالات کیوں پوچھ رہا ہے۔ مگر اس غصہ نہیں آیا۔ بلکہ مسکراہٹ لبوں پر رینگنے لگی۔

ہاں بہت زیادہ اچھا!"فاطمہ نے میسج سینڈ گیا۔"

مجھ سے زیادہ ہینڈ سم ہے؟"زمان الجھا ہوا تھا"

"ہاں خیر ہے تو۔۔۔"

"واقعی؟"

"جی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں تمہیں کیسے لگتا ہوں؟"

"اچھے ہو۔۔"

"صرف اچھا ہوں؟"

"بہت اچھے ہو مگر اُس سے زیادہ نہیں"

"وہ اتنا اچھا ہے؟"

"بہت اچھا ہے"

میں تمہیں کتنا اچھا لگتا ہوں؟"زمان باؤلا ہو چکا تھا۔"

"اچھے لگتے ہو"

"کتنا؟"

استنے اچھے کہ میں تمہیں اپنا بھائی بنانے کو بھی تیار ہوں" فاطمہ ٹائپ کرتے ساتھ" ہنسنے لگی۔

لاحولا ولا قوۃ۔۔لڑکی یہ بھائی والا مذاق پر تمہیں میں نے پہلے ہی منع کر دیا تھا" زمان" بدمزہ ہوا۔

تم نے ہی پوچھا تھا کہ کتنا اچھا لگتا ہوں! مجھے اس جواب سے اچھا کوئی جواب نہیں" ملا"

کسی کے جذبات خود ہی سمجھ لینے چاہئے" وہ بہت کچھ بول گیا تھا۔"

فاطمہ متحیر ہوئی اور پھر اس کا میسج بار بار پڑھنے لگی۔

"کیسے جذبات؟"

"جان لو خود ہی"

فاطمہ کے چہرے پر تبسم پھیلا۔

مجھے ایسی فضول باتیں سمجھ نہیں آتیں" وہ اگلوانے لگی۔"

وہ جذبات جو صرف تمہارے لئے ہیں" اس نے میسج سینڈ کر کے نیٹ آف کر دیا۔ وہ" اب جان جائے گی! وہ جان جائے گی کہ زمان شاہ کی محسوس کرتا ہے فاطمہ جاوید کے لئے! زمان نے آنکھیں بند کرنے کروٹ لیلی۔

*--

-*

آج ہم بہت جلدی آ گئے ہیں۔۔اندھیرا ہے یہاں ہر طرف!" شانزہ کو اندھیرے" سے ڈر لگ رہا تھا۔اس نے امان کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔امان نے اس کو یوں مضبوطی

سے ہاتھ تھامے دیکھا تو مسکرا دیا۔اسے اچھا لگا اس کا یوں ہاتھ پکڑنا۔

"جی آج ہم بہت جلدی آ گئے ہیں اور ابھی سورج کو نکلنے میں بہت سا وقت ہے۔۔۔"

اس کا مطلب ہے ہم تھک جائیں گے شفق کا انتظار کرتے کرتے؟"وہ دکھی ہو گئی۔"

"نہیں لیکن کھڑے کھڑے ضرور تھک جائیں گے"

تو چلیں ریت پر بیٹھ جاتے ہیں"اس نے امان کا ہاتھ تھام کر نیچے بٹھا دیا۔"

ٹھنڈی ٹھنڈی ریت"وہ کپکپا کائی۔"

شال ٹھیک سے اوڑھو"اس نے شانزہ کی شال ٹھیک کی۔"

ٹھنڈ تو پھر بھی ہے"وہ دونوں سمندر سے بہت پیچھے تھے۔"

امان نے اپنی شال اتارنی چاہی۔

نہیں بس بہت ہو گیا۔۔۔آج نہیں اتاریں گے آپ شال! مجھے ویسے بھی ٹھنڈ پسند ہے"

مجھے ٹھنڈ نہیں لگ رہی شانزہ" وہ اسے پیار سے دیکھتا ہوا بولا۔"

کیوں نہیں لگ رہی؟ اتنی ٹھنڈ ہے" اس کا لہجہ ٹھنڈ کے باعث کانپا"

مجھے ٹھنڈ نہیں لگ رہی ہے سچ میں! یہ لو! اس لئے یہ شال تم ہی پہن لو! مجھے تو ٹھنڈ میں مزہ آتا!" اس نے شال اسے اوڑھا دی۔ شانزہ نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھا تھا۔

تھرموس تو نکالیں امان کہاں رکھ دیا تھا؟ اس میں چائے ہے!" شانزہ نے ادھر ادھر نظریں ماریں۔ امان نے اپنے پیچھے رکھا تھرموس اور دو پیپر گلاس آگے کیا۔"

میری جان میری چائے" اس نے تھرموس کو اوپر سے چوما۔"

چلو اپنی جان کو مجھے بھی نکال کر دیدو گلاس میں" امان نے گلاس آگے کیا تو شانزہ نے"

اس میں چائے نکال دی۔

بہت ذائقہ دار چائے بنائی ہے"وہ گھونٹ بھرتے ہی بولا۔اب وہ اسے کیا بتاتی کہ "

چائے بنانا زمان نے سکھائی ہے۔

شکریہ جناب"چہرے پر تبسم پھیلا۔"

شانزہ نے اس کے ہاتھوں پر غور کیا جو ٹھنڈ سے کپکپا رہے تھے۔اس نے دھیرے سے اسے چھوا۔وہ برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا۔شانزہ نے امان کی طرف دیکھا۔کیا چیز تھا وہ۔اس نے جھوٹ کہا کہ اسے ٹھنڈ پسند ہے اور اسے ٹھنڈ نہیں لگ رہی تاکہ شانزہ کو شال اوڑھا سکے۔اس نے میرے لئے جھوٹ کہا۔

شانزہ نے اسکی شال خود پر سے اتارا اسے اوڑھائی۔

اب یہ اترنی نہیں چاہیے آپ کے وجود سے"ڈانٹنے کے انداز سے اسے تاکید کی تھی۔"

امان کو اس پر بے اختیار پیار آیا۔اس نے شانزہ کا ہاتھ لبوں سے لگا کر آنکھوں سے لگایا۔شانزہ نے شرم سے نگاہیں جھکائیں۔امان ریت پر لیٹ گیا اور اپنا سر شانزہ کے

گھٹنوں پر رکھ دیا۔شانزہ آسمان کو دیکھنے لگی۔

"آسمان نیلا ہونا شروع ہو رہا ہے امان"

امان نے شانزہ کی نظروں کا تعاقب کیا۔

صحیح کہہ رہی ہو"اس نے شانزہ کی نظروں کا تعاقب کیا۔"

ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا"ہوا اس کی آوارہ لٹوں کو چھونے لگی اور یہ منظر شانزہ"

اور امان کو اپنا اسیر کر گیا۔

*---

-*

یااللہ اسے اپنی امان میں رکھنا"یہ دعا کرتے ہوئے نفیسہ شاید نہیں جانتی تھیں کہ اللہ"

نے اسے اپنی امان میں ہی رکھا تھا۔ایک شخص تھا۔اللہ کا بندہ۔اس کی مخلوق۔امان۔۔

اللہ کی امان میں تھی ایک شخص امان کے پاس۔

*---

--*

اماں اماں اٹھیں یہ دیکھیں شفق! ہم سو گئے تھے۔ رنگ بکھیرتی یہ شفق! جس کے "
لئے ہم یہاں تک آئے! اللہ کی قدرت!" وہ روشنی آنکھوں میں پڑنے کی وجہ سے اٹھ
بیٹھی تھی۔ جلدی جلدی اماں کو بھی اٹھایا۔ اماں شانزہ کا ہاتھ تھامے اٹھ کھڑا ہوا۔

خوبصورت" بے اختیار دونوں کے لبوں سے الفاظ ادا ہوئے۔ سورج آہستہ آہستہ "
ابھرنے لگا اور وہ دونوں کھو گئے تھے اس منظر کو دیکھنے میں۔ اس منظر کو دیکھتے ہوئے وہ
اتنا کھویا ہوا تھا کہ اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ آج اس نے ایک قیامت سے گزرنا ہے۔

--

وہ گہری نیند میں تھا جب فاطمہ کی کال آئی۔

"ہیلو"

"!ہیلو میں فاطمہ جاوید بات کر رہی ہوں"

جی فاطمہ زبیر بولے۔ سب چھوڑیے یہ بتا دیں اسی وقت کیوں کال کرتی ہیں جب "

"میں سو رہا ہوتا ہوں؟

دراصل آپ سارا دن ہی سوتے رہتے ہیں! خیر میں کہہ رہی تھی کہ دوپہر کے ایک "
"بج رہے ہیں تو ڈیڑھ بجے تک پہنچ جایئے گا مہربانی ہو گی

زمان کا منہ بنا۔اسے اچانک رات والا اس کا "اچھا دوست" یاد آیا۔

مل لی اپنے دوست سے؟!"طنزیہ لہجہ۔"

ہاں جی میرے نظروں کے سامنے ہی چلتے ہوئے آ رہا ہے وہ میری طرف" وہ" مسکراہٹ دباتی ہوئی بولی۔ زمان اٹھ بیٹھا۔

"سنو پلیز!"

"کہو؟"

تمہیں پسند ہے وہ؟"وہ چپ رہی۔۔"

ہم اس موضوع پر ڈیڑھ بجے کریں گے۔۔۔تب تک کے لئے اللہ حافظ "اس نے " کال کاٹ دی تھی۔زمان نے تھوک نگلا۔گہری سانس لیتا وہ بیڈ سے اٹھ بیٹھا۔

پندرہ منٹ میں تیار ہو کر وارڈروب کی طرف آیا۔آج ہفتہ تھا۔آج امان آفس سے چھٹی کیا کرتا تھا۔اس نے وارڈروب سے منہاج کی ڈائری نکالی۔نرمی سے اس پر ہاتھ پھیرا اور چابی اور ڈائری تھامتا نیچے آیا۔امان لاؤنج میں بیٹھا تھا۔

امان "امان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔"

"کہیں جا رہے ہو؟"

ہاں "وہ بھی مسکرایا اور ڈائری پر اپنی گرفت مضبوط کی۔"

ہاں کسی کو اپنا مستقبل بنانے جا رہا ہوں "پھیکی مسکراہٹ لبوں پر عیاں ہوئی۔"

کون؟ "وہ حیران ہوا۔"

ان سب کو چھوڑو امان! اگر قسمت میں ہو گی تو نام بھی پتا چل جائے گا تمہیں۔۔مجھے تم سے بات کرنی ہے "تھوک نگلتے ہوئے وہ اصل بات کی جانب آیا۔

ہاں کیا ہوا؟اتنے پریشان کیوں ہو؟ "امان فکر مند ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔"

لاؤنج مکمل خالی تھا۔اس نے ہاتھ میں تھامی ڈائری آگے بڑھائی۔امان نے الجھ کر وہ ڈائری تھامی۔

کیا ہے یہ؟"اس نے ایک نظر زمان کو دیکھا جو اس کے تاثرات جانچنے کی کوشش "

کر رہا تھا اور ایک نظر ڈائری پر ڈالی۔ڈائری کا پہلا صفحہ کھولا۔اس میں لکھا بڑا بڑا

"منہاج شاہ"اور ساتھ میں کچھ ٹوٹے پھوٹے الفاظ تھے جس سے ظاہر ہو رہا تھا یہ

منہاج کی ڈائری ہے۔رنگت فق ہوئی اور اس نے وہ ڈائری خوف سے پھینک دی۔

دد۔دور کرو اس کو مجھ سے"وہ چیخ کر پیچھے ہٹا۔"

یہ ڈائری ہے امان"اس نے نیچھے سے ڈائری اٹھائی جو گر گئی تھی۔"

"یہ۔یہ۔۔مم۔نن۔"

"ہاں یہ بابا کی ڈائری ہے"

"بابا؟"

ہاں امان!منہاج شاہ وہ دنیا کے لئے تھے!ہمارے لئے تو بابا تھے"وہ ڈائری کو چوم "

کر مسکرایا۔

اسے مت چومو زمان!دور کرو اسے خود سے اود مجھ سے!خدارا۔۔"اس کی رنگت "

پیلی پڑ چکی تھی۔

تمہیں پڑھنی ہو گی یہ ڈائری "وہ امان کے قریب آیا۔"

مجھے نہیں پڑھنی اس شخص کی ڈائری "وہ چیخا۔"

کیوں؟"زمان ڈائری کو ہاتھ میں تھامے صورتحال کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا"

تھا۔

نہیں۔۔مم۔منہاج شاہ کی کوئی چیز نہیں دیکھنی۔میں پپ۔پاگل ہو جاؤں گا زمان!"

تت۔تمہیں پتا ہے میں ٹھیک ہو رہا ہوں! میں بہت حد تک ٹھیک ہو چکا ہوں۔

"!تت۔تمہیں نہیں معلوم! میں اسے پڑھ کر پاگل ہو جاؤں گا! دور کرو

تمہارا علاج صرف اور صرف یہ ڈائری ہے"وہ سختی سے کہتا ہوا اس کے قریب آیا۔"

میں ویسے ہی ٹھیک ہو رہا ہوں! کیا تم نے یہ ڈائری پڑھی ہے؟"سوال پوچھتے ہوئے"

اس کی آنکھیں حیرت کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔

ہاں"وہ مضبوط لہجے میں بولا۔"

کک۔کیسے؟کک۔کیوں؟تم پاگل ہو؟"وہ چیخا! پوری وقت سے! کہ شاہ منزل کی"

درودیوار کانپ اٹھی۔

تم بے سکون ہو!"زمان نے اس سرتاپیر دیکھ کر تبصرہ کیا"

میں ٹھیک ہوں!اچھاہوں!زندگی اچھی گزررہی ہے میری"وہ دورہٹتا گیااور اتنا
پیچھے ہوتا گیا کہ دیوار کمر سے لگ گئی۔

"تم جھوٹ بولتے ہو"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شانزہ کارویہ میرے ساتھ اچھاہو گیاہے۔وہ جان گئی ہے میں اسے کتناچاہتاہوں اور"
اس وجہ سے میں بہت زیادہ خوش ہوں اور سکون میں بھی ہوں"آنکھیں خون آلود
ہونے لگیں۔

اچھی بات ہے امان مگر تمہاری زندگی میں مکمل سکون ڈائری کوپڑھ کر ہی آئے گا!"
پکڑواسے"وہ اس کے اور قریب آیا۔امان نے پیچھے ہوناچاہامگر دیوار سے لگ گیا۔

زمان اسے مجھ سے دور کرو پلیز!"وہ گڑگڑارہاتھا۔"

تمہارے دماغ میں الجھی ڈوریں سلجھ جائیں گی امان! تم پڑھنا ضرور! مجھے جانا ہے" ضروری۔۔لوٹوں گا میں! امید ہے تم تب تک پڑھ چکے ہو گے۔۔۔"صوفے کے برابر رکھی ٹیلیفون کی میز پر اس نے ڈائری رکھی اور اسے دیکھتا ہوا پلٹ گیا۔امان اس کی پشت دیکھتا ہوا دیوار سے ٹیک لگائے نیچے بیٹھتا چلا گیا۔

*---

-*

آپ پھر سے لیٹ ہیں" وہ کرسی پر بیٹھ رہا تھا جب فاطمہ کی آواز کانوں تک پہنچی۔"

بندہ پورا دن فری نہیں ہوتا فاطمہ!"سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس نے گھڑی میں ٹائم" دیکھا۔پونے دو ہونے لگے تھے۔

"مجھے معلومات چاہیئے۔۔شانزہ کیسی ہے زمان؟"

زمان نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

اپنے بھائی سے پوچھو" تیز نگاہیں اس پر ڈالیں۔"

کیا مطلب؟"وہ چونکی۔"

آپ کے بھائی نے میری بہن پر ہاتھ اٹھایا تھا۔وہ مال میں تھی جب وہ اس دکھی !فاطمہ "
جاوید آپ کے بھائی نے میری بہن کو بد کردار کہا !میری بہن کو!"وہ اب تک غصے تھا
اس بات پر۔وہ ہائپر ہونے لگا۔

عدیل بھائی؟"وہ ششدر تھی۔"

جی آپ کے ہونہار عدیل بھائی۔۔کل شام کی بات ہے یہ "زمان نے طنزیہ لہجہ میں"
جواب دے کر نظریں پھیریں۔

اومائی گاڈ۔۔۔شانزہ کیسی ہے ؟"وہ بے یقین تھی کہ عدیل ایسا بھی کر سکتا ہے۔"
یہی وجہ تھی کہ وہ کل غصے میں بھی گھر آیا تھا۔

وہ مست ہے !اپنے شوہر کے ساتھ ہے !اب دونوں مزے میں ہیں۔کبھی کہیں"
گھومنے چلے جاتے ہیں کبھی کہیں !زندگی کو انجوائے کر رہے ہیں"وہ سوچ کر مسکرایا۔

"شانزہ نے سمجھوتہ کر لیا؟"

جی !مگر دیکھو اب کیا ہوتا ہے"کندھے اچکائے۔"

"اور عدیل بھائی والے معاملے میں؟"

اسے افسوس نہیں کیوں عدیل نے بھی بہت مار کھائی ہے"واقعے کو یاد کر کے زمان کا"
رگوں میں سکون کی لہر اتر رہی تھی۔

تم نے مارا؟"فاطمہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔"

شانزہ نے! یاد تو نہیں زیادہ لیکن ایک تھپڑ اور ہینڈ بیگ کھینچ کر مارا تھا! اور اس پر "
"صلواتیں بھی گن لو

مجھے یقین نہیں آرہا"فاطمہ نے آنکھیں پھاڑیں۔"

کرلو اب یقین"اس نے مسکراتے ہوئے فاطمہ کو دیکھا۔"

وہ یونیفارم ہر بلیک اسکارف بہت سلیقے سے پہنی ہوئی تھی۔

"سچی؟"

"جی جی"

اچھا مجھے یہ بتائیں اس کا پلین کیا ہے اب؟"دوسرا سوال۔"

"پتا نہیں اب دیکھو کیا ہوتا ہے! پلین تو بہت کچھ کیا ہے مگر امید ہے سب ویسا ہی ہو"

اور امان بھائی؟"وہ امان صاحب سے امان بھائی پر آگئی تھی۔"

وہ بہت خوش ہے اور بہت خیال رکھ رہا ہے اس کا! اس کی سانسیں شانزہ کی بدولت" چل رہی ہیں! تم فکر نہ کرو سب شانزہ کے فیصلوں کے مطابق ہی ہو گا! جیسا وہ چاہے گی"اس نے بات ختم ہی کی تھی کہ فاطمہ کا فون بج اٹھا۔

ہیلو"اس نے کال ریسیو کی۔دوسری طرف وہ کسی سے بات کر رہی تھی۔زمان اس" کی گفتگو غور سے سننے لگا۔

"!تابش میں نے تمہاری کتاب لوٹا دی تھی تمہیں"

زمان نے کے کھڑے ہوئے۔

نہیں جب ہماری ملاقات ہوئی تھوڑی دیر پہلے تو ہی لوٹا دی تھی! تم ایک بار دیکھ" "!لو

اوہ تو یہ وہی لڑکا ہے۔زمان نے زہر بھری نظروں سے اس کے کان میں لگے فون کو

دیکھا۔

ٹھیک ہے! پیر کو ملاقات ہو گی!" وہ مسکرا رہی تھی۔"

ٹھیک ہے یار" وہ اب ہنس بھی رہی تھی۔ زمان نے جس لفظ پر غور کیا وہ تھا" یار"!"
یعنی اتنی گہری دوستی تھی۔

اللہ حافظ" اس نے کال رکھ کر موبائل بیگ میں رکھا۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون تھا؟" زمان نے تیور بگاڑے۔"

دوست" اس نے کافی کا کپ لبوں سے لگایا۔"

"وہی کل رات والا؟"

ہاں" وہ دبی دبی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھنے لگی۔"

"اچھا دوست ہے؟"

بہت اچھا۔" وہ بھی زچ کرنے میں کم نہیں تھی۔"

مجھ سے زیادہ اچھا؟"زمان کی آنکھیں پھٹنے کے قریب آگئیں۔۔"

جی"وہ زمان کا صبر آزما رہی تھی۔"

اگر تمہیں کوئی پسند کرتا ہو تو کیا کرو گی؟"وہ کیا اگلوانا چاہ رہا تھا فاطمہ سب سمجھتی تھی۔وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں تھی۔

میں اس سے مشورہ لوں گی"زمان بلآخر زچ ہو گیا۔"

دماغ خراب ہے تمہارا؟"وہ ابھی میز پر ہاتھ مار کر بولا ہی تھا کہ پیچھے سے ایک لڑکی" اسے پکارا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو پیارے لڑکے"اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ کوئی لڑکی تھی جو اب قریب آکر میز پر" ہاتھ رکھ کھڑی ہو گئی تھی۔زمان نے کچھ کہنا چاہا مگر جب فاطمہ کو دیکھا تو پتا نہیں کیا سوچا کہ میز پر ہاتھ رکھے اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔

ہیلو"زمان مسکرا کر جواب دیا۔"

میں اُدھر والی میز پر بیٹھی تھی تو آپ کو دیکھا!"وہ اب گھلنے ملنے کی کوشش کر رہی"

تھی۔

"پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ آپ میز "پر" بیٹھی تھیں؟"

نہیں نہیں میں اس والی میز پر کرسی لگا کر زمین کے اوپر بیٹھی تھی "اس لڑکی نے اپنی جھجک مٹائی۔

اوا چھا اچھا آپ کا نام؟" وہ اب فاطمہ کو مکمل نظرانداز کر رہا تھا۔"

زمان ہم یہاں گفتگو کرنے بیٹھے تھے؟" فاطمہ سے رہا نہ گیا تو اس نے ٹوک دیا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس لڑکی کو چھوڑو تم اپنا نام بتاؤ" زمان نے فاطمہ کو دیکھا بھی نہیں۔"

میرا نام سنبل ہے" وہ دھیما سا مسکرائی۔ فاطمہ جل کر رہ گئی۔"

اوہ نائس نیم! مجھے "ایس" سے شروع ہونے والے نام بے حد پسند ہیں! "ایف"" "سے شروع ہونے والوں ناموں کو میں منہ بھی نہیں لگاتا

فاطمہ غصے کی شدت سے لال ہو گئی۔

او مجھے اچھا لگا! کیا ہم کافی پی سکتے ہیں ساتھ؟" سنبل نے آفر پیش کی۔"

ہم آلریڈی کافی پی رہے ہیں سنبل میڈم! آپ جائیں یہاں سے ہمیں ڈسٹرب نہ کریں" فاطمہ نے دانت پیسے۔

یہ لڑکی کون ہے آپ کی؟" سنبل نے آنکھوں سے فاطمہ کی جانب اشارہ کیا۔"

پتا نہیں کون ہے! ساتھ میں بیٹھ گئی" اس نے فاطمہ کی طرف دیکھا جو اب اسے سپاٹ چہرہ لیئے دیکھ رہی تھی۔"

او اچھا! میں آپ کا انتظار کروں گی! آپ ان سے ملاقات کر لیں پھر میں آپ سے باہر ملوں گی" سنبل کے ایسے کہنے پر زمان نے کن انکھیوں سے فاطمہ کو دیکھا جو روہانسی ہو رہی تھی۔"

آلرائٹ" مسکرا کر اسے اللہ حافظ کیا اور فاطمہ کی جانب مڑا۔ فاطمہ نے اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔"

کہاں جا رہی ہو فاطمہ" وہ حیران ہوا۔ کیا وہ اس تک سنجیدہ ہو گئی تھی۔ فاطمہ نے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے آنسو صاف کیئے اور جانے لگی۔"

آئم سوری فاطمہ! آئم ریئلی ریئلی سوری!" وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے جانا ہے ہٹو زمان "اس نے بھیگی آواز کے ساتھ کہا۔"

اب پتا چلا کیسا لگتا ہے؟" وہ اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔"

وہ خاموش رہی۔

سوسوری اب بیٹھ جاؤ پلیز۔۔۔" فاطمہ نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر سے بیٹھ گئی۔"

شکر ہے بیٹھ گئی ورنہ بل مجھے دینا پڑتا" اس کے یوں کہنے پر فاطمہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔"

وہ اب بھی یوں ہی بیٹھا تھا۔ چھوٹی گول میز پر رکھی اس ڈائری کو دیکھنے لگا۔

تمہارا علاج صرف اور صرف یہ ڈائری ہے" زمان کے الفاظ امان کے دماغ کو نجنے" لگے۔ کیا کرنا چاہئے اسے؟ وہ اس ڈائری کو پڑھنا نہیں چاہتھا تھا مگر اپنی بے سکونی بھی ختم کرنا چاہتا تھا۔ وہ اٹھ کر اس ڈائری کے قریب آیا۔ خون کے دھبوں سے لپٹی ڈائری کو چھونے میں اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔ اس نے تھام کر اسے غور سے دیکھا۔ اس کی سانسیں پھولنے لگیں۔

جب اذیت سہنی ہے تو اسے پڑھ کر سہہ لینی چاہیے "اس نے سوچا اور اسے اٹھاتا"

دوسری منزل کی جانب بڑھ گیا۔

"منہاج کا کمرہ"

"ماہ نور کا کمرہ"

دروازہ چرچراتا ہوا کھلا۔ وہ اندر داخل ہوا۔ پردے کھڑکیوں پر لگے ہوئے تھے جس کے باعث کمرے میں ملگجا سا اندھیرہ تھا۔ کمرے کے کونے پر چیئر اور میز تھی۔ وہ ڈگمگاتے قدموں سے اس کے قریب آیا۔ میز پر قلم بکھرے پڑے تھے۔ دھول مٹی سے کمرہ اٹا ہوا تھا۔ میز پر بھی مٹی کی تہہ تھی۔ وہ کمرہ منہاج کی موت کے بعد سے بند تھا۔ کمرے میں خون کے نشانات تھے!

یہ ڈائری پڑھنے کی دو وجوہات تھیں۔

ایک یہ کہ زمان نے اسے تاکید کی تھی

دوسری یہ کہ شاید وہ اس سب سے ٹھیک ہو جائے۔

اس نے ڈائری کا پہلا صفحہ کھولا۔

جس میں اس نے پورا تعارف بیان ہوا کیا تھا۔وہ پڑھنے لگا۔دوپہر کے دو بج رہے تھے۔اس نے ہاتھ میں پہنی گھڑی کو ایک نظر دیکھا اور گھڑی روک دی۔وقت تھم گیا!اب اس کی نگاہیں ڈائری پر مرکوز تھیں۔

اگر شانزہ خوش ہے اپنے شوہر کے ساتھ تو یہ اچھی بات ہے!"وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

ہاں۔۔لیکن ہمیں نہیں پتا اب کیا ہوتا ہے!میں تمہاری بات شانزہ سے جب کرواؤں گا تو کہوں گا اسے کہ تمہیں سب بتادے!میں باتیں بار بار نہیں دہرانا چاہتا!وہ تمہیں سب بتادے گی امان کے بارے میں،شاہ منزل کے بارے میں"کافی کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

اسی دم فاطمہ کا فون بجا۔زمان نے ٹائم دیکھا۔گھڑی تین بجا رہی تھی۔یہ پہلی ایسی ملاقات تھی جس میں دونوں نے بہت دیر تک گفتگو کی تھی۔

کس کی کال ہے فاطمہ؟"اس کے پیلی پڑتی رنگت دیکھ کر زمان فوراً بولا۔"

گھر سے آ رہی ہے زمان! انہیں کہیں پتا نہ چل گیا ہو"اس نے تھوک نگلتے ہوئے اپنا" خدشہ ظاہر کیا۔کال ریسیو کر کے فون کانوں سے لگایا۔

کہاں ہو تم فاطمہ؟ جاوید تمہیں آج لینے گئے تھے کالج! چوکیدار کہہ رہا تھا وہ جا چکی" کافی گھنٹے ہو گئے ہیں! کہاں ہو؟ کس کے ساتھ ہو؟"وہ چیخ رہی تھیں۔

گھر آ رہی ہوں میں"وہ صرف اتنا ہی کہہ پائی۔"

گھر آؤ! تمہارا باپ غصہ میں ہے بہت!"صبور نے کہہ کر کال کاٹ دی۔"

"کیا ہوا؟"

پتا چل گیا ہے سب کو۔۔۔میں گھر جا رہی ہوں"اس نے موبائل میز پر رکھا۔"

کیا کہو گی؟"زمان بھی اٹھ کھڑا ہوا۔"

سب بتا دوں گی"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔"

"کیا؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب باتوں سے پردہ اٹھادوں گی! سب کا راز فاش کردوں گی" وہ کہہ کر رکی نہیں۔" تیزی سے چلتی ہوئی باہر نکل گئی اور وہ کھڑا رہ گیا۔ موبائل پر آتی کال نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ میز پر رکھا فاطمہ کا فون بج رہا تھا۔ وہ موبائل بھول گئی تھی۔ اس نے جلدی سے بل پے کیا اور فاطمہ کا موبائل اٹھا کر بغیر نام پڑھے بغیر کال ریسیو کی۔

ہیلو فاطمہ "مردانہ آواز سن کر زمان نے موبائل پر نام پڑھا جہاں بڑا بڑا تابش لکھا" تھا۔ موڈ فوراً خراب ہوا۔

ہیلو جی آپ کون؟" زمان نے لہجہ سخت رکھا۔"

میں فاطمہ کا دوست بات کر رہا ہوں" جواباً آواز آئی۔"

"فاطمہ نہیں ہے یہاں"

"ویسے آپ کون؟"

میں اس کا منگیتر ہوں اور مجھے اچھا نہیں لگتا آپ کا بار بار اس کو فون کرنا! سو پلیز!"""" کہہ کر کال کاٹ دی اور باہر کی جانب بھاگا۔ اسے فاطمہ دور جاتی دکھی تو وہ اس کے پیچھے

بھاگا.

فاطمہ تم اپناموبائل فون بھول گئی تھی۔۔۔"اس نے فون اس کی جانب بڑھایا۔"

او تھینک یو زمان!"اس نے بڑھ کر فون تھاما۔"

ٹھیک ہے پھر ملاقات ہوتی ہے"زمان مسکرایا کیونکہ جو اسے کرنا تھا وہ کرچکا تھا۔"

اللہ حافظ" کہتی ساتھ وہ بڑھ گئی اور زمان مسکراتا اپنی گاڑی کی جانب آیا۔ اس نے"
گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ وہ لڑکی سنبل آگئی۔

ہیلو تو کیا ہم چلیں؟"وہ ہاتھ ہلاتی ہوئی اس کے قریب آئی۔"

کہاں؟"وہ انجان بن کر بولا۔"

کافی پینے؟"اس نے جیسے اسے یاد دلایا۔"

سوری سنبل میں اس ٹائپ کا نہیں ہوں"وہ اسے دیکھتا ہوا گاڑی میں بیٹھنے لگا۔"

"مگر آپ نے کہا تھا اور آپ اس لڑکی کے ساتھ بھی تو بیٹھے تھے مسٹر"

"وہ کوئی انجان نہیں تھی میرے لیے"

توکون تھی وہ؟" سنبل نے بھنویں اچکائیں۔ٹائٹ جینز کی پینٹ پر ٹی شرٹ، "ہونٹوں پر لال لپ اسٹک اور اونچی پونی بنائے اس لڑکی کو زمان نے سرتاپیر دیکھا تھا۔

میری محبت ہے وہ۔۔۔فیانسی ہے !" کہتا ساتھ مسکراتا ہوا گاڑی آگے بڑھا کر لے "گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کہاں ہے صبور" وہ چیخ رہے تھے۔"

میں نے کال کی ہے جاوید وہ آرہی ہے" وہ سہم گئیں۔"

کہاں تھی وہ؟؟؟ کتنے گھنٹے ہوگئے وہ کس کے ساتھ ہے؟؟؟ اسے آج میں نہیں" چھوڑوں گا!" جاوید صاحب مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولے۔

اماں آپ کو خیال رکھنا چاہئے! اس سے پوچھتے رہنا چاہئے کہ کہاں جاتی ہے کیا کرتی"

ہے "عدیل بھی خوب چلا رہا تھا۔

اس گھر کی لڑکیوں کو اپنے ماں باپ کا سر جھکانے کی عادت ہو گئی ہے "ناصر صاحب" دبے دبے غصے میں بولے۔نفیسہ کا دل چھلنی ہوا۔

اس وقت بیل ہوئی اور جاوید صاحب غصے میں باہر بڑھے۔دروازہ کھولا تو باہر فاطمہ کھڑی تھی۔بازو سے کھینچتے ہوئے وہ اسے اندر لائے تھے اور صحن میں لا کر اسے پٹخا۔

کہاں تھی؟؟"جاوید صاحب غرائے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زمان کے ساتھ تھی "وہ بنا ڈرے بولی۔"

کون زمان؟"وہ چیخے جبکہ عدیل کی آنکھیں پھٹیں۔"

عدیل بھائی سے پوچھیں "اس نے عدیل تاثرات بھرپور جانچے تھے۔ عدیل کا چہرہ" ششدر تھا۔اسے شانزہ کا تھپڑ اپنے چہرے پر کسی شعلے کی طرح محسوس ہوا۔اس کے تیور بگڑ گئے۔

اس بے غیرت شخص سے ملنے گئی تھی "وہ اس کے قریب آیا اور اس پر ہاتھ اٹھایا جسے" فاطمہ نے تھام لیا۔

یہ ہے مردانگی؟شانزہ کو مارا تھا؟اور جواب بھی مل گیا آپ تھا آپ کو اس کی طرف " سے !جب جب سچائی کو چھپانے کی کوشش کرینگے تب تب ایسے تھپڑ جواب میں بھی ملیں گے۔بتائیں ان کو آپ نے شانزہ کو تھپڑ مارا تھا صرف اس لئے کہ اس نے آپ سے بیوفائی کی تھی"بنھویں اچکا سخت لہجے میں کہتی اس کل کا واقعہ یاد دلا گئی تھی۔

وہ اپنے شوہر کے ساتھ خوش ہے !اور ہاں مل کر آرہی ہوں میں زمان شاہ سے !جو" امان شاہ یعنی شانزہ کے شوہر کا بھائی ہے !اتنے عرصے میں مجھے یہ تو معلوم پڑ گیا ہے کہ نہ زمان برا ہے اور نہ شانزہ کا شوہر !برے ہم ہیں !اعتبار بھی کوئی چیز ہوتی ناصر چاچو!" وہ بول پڑی۔بس باتیں اب دل میں نہیں رکھی جارہی تھیں۔

*---

-*

اس کی ہچکیاں رکنے میں نہیں آرہی تھیں۔وہ اٹھ کھڑا ہوا۔جو لفظ لبوں سے ادا ہوا وہ تھا۔

بابا"کتنے سالوں یہ لفظ لبوں سے نکلتے ہوئے کچھ اپنائیت سی لگی تھی۔اتنے سالوں" بعد پہلی بار محسوس ہوا کہ کوئی باپ بھی تھا اسکا۔میز پر ڈائری کا آخری صفحہ کھلا تھا۔وہ

پیچھے دیوار سے لگا۔دیوار پر لگی تصویر اس کی کمر پر لگی تو وہ پیچھے دیکھنے کو مڑا۔ماہ نور اور منہاج کی تصویر!اس نے وہ تصویر کیل سے نکالی۔

بابا"وہ چیخا۔"

یااللہ "وہ نیچے بیٹھتا چلا گیا۔سانسیں لینا دشوار ہو گیا۔"

زمان۔۔۔"وہ چیخنے لگا۔"

زمان دیکھو بابا"وہ بالوں میں انگلیاں پھنسائیں بال نوچنے لگا۔"

زمان بابا ایسے نہیں تھے!بابا"گود میں رکھی اس تصویر میں منہاج معصوم سا کھڑا" کھلتے چہرے اور مسکراتے لبوں سے جیسے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔برابر کھڑی ماہ نور کے لبوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔وہ دونوان ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔اس نے باپ کو دیکھا اور اسے محسوس ہوا جیسے وہ تصویر میں وہ ہی کھڑا ہو۔ وہ دونوں اپنے باپ کی جوانی تھے۔بنے بنائے منہاج شاہ تھے۔کچھ لوگ میرے باپ کو کھا گئے۔اسے وحشت سی ہونے لگی۔

سب کھا گئے میرے باپ کو!سب کھا گئے!"اس نے آنکھیں درد سے میچیں۔وہ"

روتا رہا تھا کیونکہ وہ سب جان گیا تھا۔وہ سچائی جان گیا تھا۔

*--

*

زمان نے گاڑی پارک ہی کی تھی کہ امان کی چیخوں نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔وہ چابی جیب میں رکھتا اوپر کی جانب بھاگا۔پہلی منزل پر شانزہ دل پر ہاتھ رکھے کھڑی اوپر دوسری منزل کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کہاں ہے وہ؟"وہ پھولتی سانسوں سے ذرا تھم کر بولا۔"

"اوپر سے آواز آرہی ہے!زمان بھائی مجھے خوف آرہا ہے"زمان نے اوپر کی جانب دوڑ لگائی۔شانزہ بھی اس کے پیچھے بھاگی۔دھڑ کی آواز سے دروازہ کھولا۔وہ فریم ہوئی تصویر کو سینے سے لگایا رورہا تھا۔چیخ رہا تھا۔وہ تیزی سے اس کے قریب گیا اور گھٹنوں کے بَل بیٹھ کی اسکو جنجھوڑنے لگا۔

"امان امان!ہوش کرو!کچھ نہیں ہوا۔۔میں ہوں میری جان"اس نے اسے گلے لگایا۔

زمان۔۔۔بابا! وہ ڈائری زمان۔۔۔وہ بابا" وہ ہوش میں نہیں تھا۔"

دور کھڑی شانزہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔اسے امان کو یوں اس کیفیت میں دیکھا نہیں جارہا تھا۔

ہاں بابا۔۔۔میں جانتا ہوں امان۔۔۔دیکھو اب سب ٹھیک ہو جائے گا!" وہ اس کے" آنسو صاف کرنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں زمان! مگر ہم نے کتنے سال ان سے نفرت میں گزار دیئے۔زمان اگر وہ ہم سے" "محبت کرتے تھے تو وہ یوں مجھے تنگ کرنے کیوں میرے خواب می۔۔۔

ہم جس شخص کو جیسا سوچتے ہیں! وہ شخص ہمارے خیالوں میں اسی فطرت کے ساتھ" آتا ہے امان! سب ٹھیک ہے۔۔ ششش" زمان اس کی گود سے فریم اٹھا کر پیچھے شانزہ کو پکڑایا اور امان کو کھڑا کیا۔

شانزہ نے اس فریم کو دیکھا اور پھر ایک نظر ان دونوں کر دیکھا۔وہ شخص جو تصویر میں تھا وہ بلکل ان کا ہمشکل تھا۔برابر میں کھڑی خوبصورت لڑکی مسکرا رہی تھی۔یقیناً وہ ماہ نور ہو گی۔وہ منہاج شاہ تھا۔اس نے نظریں پورے کمرے میں دوڑائیں۔عجیب سی وحشت تھی اس کمرے میں۔

بس اب نہیں رونا۔۔۔سب ٹھیک ہو گیا"اس کو گلے سے لگا کر اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ کر تھپکنے لگا۔

"میں نے اتنے سال بابا سے نفرت۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو انجانے میں ہوا اسے مت سوچو امان"زمان نے اس کی بات کاٹ کر پیار سے کہا۔"

یہ میں نے کیا کر دیا"اس کے آنسو امان کا کندھا بگھا رہے تھے۔"

"غلطیاں تھیں مگر اب سدھار لو۔۔۔"

میں نے شانزہ کے ساتھ زبردستی کی زمان"آخر کار اس نے مان لیا۔وہ دبی دبی آواز"

میں بولتے ہوئے رونے لگا۔زمان بے ساختہ مسکرایا۔بلآخروہ مان گیا تھا کہ اس نے غلطی کی۔

"کوئی بات نہیں اس سے معافی مانگ لو"

شانزہ کو اس کی آواز نہیں پہنچی تھی۔تصویر بیڈ پر رکھ کر وہ اس کے قریب آئی۔

آپ روئیں مت! سب ٹھیک ہو جائے گا اور دیکھیں اللہ نے کر دیا۔اگر بابا یہ ڈائری" نہ لکھتے تو کیا آج ہمیں علم ہوتا۔۔۔نہیں نا؟ میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔آپ روئیں مت پلیز"اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ اسے یقین دلا رہی تھی۔امان نے اسے بہت پیار سے دیکھا تھا۔وہ اس کے ساتھ رہے گی۔یہ جملہ وہ کب سے سننا چاہتا تھا۔

مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی نا؟"نگاہِ حسرت سے اسے دیکھا۔اسے یقین تھا وہ بولے گی" !""""نہیں

کبھی نہیں"وہ مسکرائی اور امان کو لگا جیسے شانزہ نے اس کا بھرم رکھ لیا۔وہ اسے کمزور" کر رہی تھی۔وہ کمزور پڑ رہا تھا۔

میں نے بہت غلط کیا ہے نا تمہارے ساتھ؟ مجھے نہیں کرنا چاہیئے تھا یوں! مگر تم سے" بہت محبت کرتا ہوں میں۔ مجھے زبردستی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ تمہیں پتا ہے شانزہ میں نے یہ ڈائری پڑھی اور مجھے اس بہت سبق ملا!" شانزہ اسے ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی۔ وہ اتنی آسانی سے کمزور پڑ جائے گا اسے علم نہیں تھا۔

ایک یہ بھی کہ جس کے ساتھ جتنی زبردستی کرو گے وہ آپ سے اتنا ہی دور ہوتا جائے" گا! میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر! مجھے یقین ہے تم مجھے معاف کردو گی شانزہ! آئم سوری۔۔۔مجھے معاف کردو گی نا؟" اس کے ہاتھوں کو امان نے اپنے ہاتھوں میں لیا اور بہت جذب کے ساتھ اسے دیکھنے لگا۔

ایک لفظ تھا جو شانزہ کو اپنے دماغ میں چھبتا ہوا۔ محسوس ہو رہا تھا۔ "معافی!" وہ اسے گہری عجیب نظروں سے دیکھنے لگی۔ اسے اپنا چیخنا یاد آیا۔۔۔جب وہ چیخ رہی تھی، گڑگڑا رہی تھی کہ اسے امان سے نکاح نہیں کرنا۔ اسے وہ بھی یاد آیا جب صرف امان کی وجہ سے اس کے باپ نے اسے تھپڑ مارا تھا۔ یہ وہی شخص تھا جس کی وجہ سے اس پر بہتان لگا تھا۔ اس کی زندگی برباد ہو گئی تھی! اور یہ وہی شخص تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی ماں

سے اب تک نہیں مل پا رہی تھی۔یہ وہ شخص تھا جس سے نجات پانے کے لئے وہ روز دعائیں مانگا کرتی تھی، تو کیا وہ یوں سب غم،اذیت،اپنوں سے جدائی اور خود پر لگے بہتان بھلا کر اس کا ساتھ ہمیشہ کے لئے تھام لے؟ نہیں۔۔۔وہ واقعی کہانیوں کے ان کرداروں کی طرح نہیں تھی جو محبت ہو جانے پر سب بھول جاتے ہیں۔اس نے بے دردی سے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں پر جھٹکے۔

کبھی نہیں"سخت نفرت بھرے لہجے میں اس نے انکار کیا۔امان کی سماعتوں سے اس' کی آواز ٹکرائی تھی اور اس کے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔اس نے بے یقینی سے شانزہ کو دیکھا۔زمان نے تھوک نگلا۔اسی وقت سے ڈر رہا تھا اور یہ وقت اس پر قیامت بن کر ٹوٹ رہا تھا۔اس نے بے اختیار نظریں پھیر لیں۔وہ اپنے بھائی کو بکھرتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

*---

میں باپ ہوں اس کا! میرا اعتبار تھا اس پر مگر اس نے توڑ دیا" وہ صدمے سے دوچار" ہوئے۔نفیسہ بیگم آنکھ پھاڑے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

آپ نے اس رمشا کی بات پر اعتبار کیا؟ جو شانزہ کو راستے سے ہٹانا چاہتی تھی تا کہ وہ" عدیل سے شادی کر سکے اس نے حقارت سے رمشا کو دیکھا جس کی رنگت اب پیلی پڑ رہی تھی۔ ناصر صاحب نے رمشا کو حیرت اور بے یقینی سے دیکھا۔

ایسا نہیں ہے "رمشا اپنی صفائی میں بولی۔"

خدا کی قسم کھاؤ اور کہو کہ میں جھوٹ کہہ رہی ہوں؟"فاطمہ نے اس کے تاثرات" جانچے۔

کہو اب خاموش کیوں ہو؟"وہ زور سے چیخی۔"

کہو کہ تم شانزہ کو راستے سے ہٹانا نہیں چاہ رہی تھی؟ تم سب جانتی تھی۔۔۔! تم جانتی" تھی کہ اماں شانزہ کو بلیک میل کر رہا تھا مگر تم نے نہیں بتایا! تم نے شانزہ کی کمزوری کو اپنی طاقت بنالیا۔ تم نے اسے گندا کر دیا گھر والوں کی نظروں میں۔۔۔ شانزہ کا ساتھ دینے کے بجائے ہمیشہ کی طرح تم نے اسے کھائی میں پھینکا ہے مگر دیکھ لو آج تم خود کنویں میں گر گئی۔۔۔ کچھ یاد ہے چاچو؟ یاد کریں جس دن شانزہ کو امان کے ساتھ کالج کے باہر دیکھا تھا آپ نے، اس دن رمشا ساتھ تھی آپ کے؟ کیسے؟ یہ بات تو آپ جانتے ہیں نا اسے شانزہ میں کوئی دلچسپی نہیں؟ وہ کیوں گئی تھی اسپیشلی اسے لینے!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ وہ ایک ایک بات سے باخبر تھی"۔عدیل ساکت ہوا۔دیوار پکڑتا ہوا نیچے بیٹھتا چلا گی۔ان باتوں کو ہضم کرنا کتنا مشکل تھا۔

تم جھوٹ مت بولو فاطمہ "رمشا چیخی۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا"ناصر صاحب چلائے۔"رمشا نہیں کر سکتی ایسے"

چپ رہیں ناصر صاحب آپ! کبھی تو اپنی اولاد کی طرفداری کر لیا کریں!"وہ عورت" جو اتنے سالوں سے خاموش تھی آج بول پڑی۔

اپنے بچی کے لئے بھی نہ بولی میں! مجھ جیسی ماں بھی کیا ماں ہے! مگر اب نہیں۔۔مجھے" میری بچی چاہئے ناصر صاحب!"وہ پوری وقت سے چلا رہی تھیں۔ناصر صاحب نے فق رنگت سے رمشا کو دیکھا۔

کیا فاطمہ سچ کہہ رہی ہے رمشا؟"وہ دھیرے سے بولے۔وہ خاموش بیٹھی رہی۔۔" کچھ نہ بولی۔

کیا فاطمہ سچ کہہ رہی ہے رمشا"بات دہرائی تھی مگر انداز کچھ اور تھا۔وہ چیخے تھے۔"

رمشا نے تھوک نگل کر سہمتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ناصر صاحب ساکت ہوئے۔

نفیسہ نڈھال ہو کر ایک طرف پڑ گئیں۔

میری شانزہ" کانپتے ہوئے لبوں سے دو لفظ ادا ہوئے تھے۔"

*---

-*

میں معاف نہیں کروں گی! میں کیسے معاف کر دوں؟ میں آپ سے شدید نفرت"
کرتی ہوں امان شاہ" وہ چیخی تھی اور امان ہونقوں کی طرح اس کو دیکھ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو کیا لگا کہ ایک لڑکی کو اغواہ کر کے زبردستی نکاح کریں گے اس سے اور پھر وہ"
آپ سے محبت کرنے لگے گی؟؟؟ ایک رات میں بدل گئی ایک لڑکی کوئی ماجرا تو ہوگا!
مجھے آپ سے محبت نہیں ہے" وہ اسے باور کروا رہی تھی اور امان! امان بے یقین تھا۔
اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ وہ گھٹنوں کے بل گر گیا۔

تم نے کہا تھا تم مجھ سے محبت۔۔۔" وہ ساکت نظروں سے صرف اتنا ہی کہہ پایا۔"

دور کھڑے زمان کو تکلیف ہوئی۔

صحیح کہا تھا کسی نے کہ امان شاہ پیار کی زبان سمجھتا ہے اور دیکھو ایسا ہی ہوا۔میں نے "
مضبوط کھڑے امان کو کمزور کر دیا۔اسے اپنی جھوٹی محبت کا یقین دلا کر!۔عورت اپنے
اوپر ہوا کوئی ظلم نہیں بھول سکتی۔۔۔۔میں نے محبت نہیں کی امان!میں نے جو کی ہے
وہ صرف نفرت ہے "یہ کہتے ہوئے شانزہ کے لب کپکپائے تھے۔امان کے آنکھ سے
آنسو نکل کر بہہ گیا۔

اب آپ اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ اب آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے!کچھ بھی نہیں!"
اپنی محبت میں آپ کو کمزور اور لاچار کر دیا ہے۔میں جیت گئی اور اب مجھے یہاں نہیں
رہنا۔مجھے جانا ہے اس گھر سے ابھی!مجھے طلاق چاہئے امان"وہ اتنی زور سے چیخی کہ
امان کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔وہ ساکت ہوا۔

زمان"ایک آواز لبوں سے نکلی تھی۔"

زمان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

شانزہ کو گھر چھوڑ آؤ!یہ جو چاہے گی اب صرف وہی ہو گا"تاثرات سے عاری چہرے "
سے وہ شانزہ کو یک ٹک دیکھ رہا تھا۔شانزہ کی لال آنکھیں اور آنکھوں میں چمکتے آنسو
اس کی جیت کی گواہی دے رہے تھے۔زمان کے ساتھ بنائے ہوئے پلان میں کامیاب

ہوگئی تھی مگر زمان اپنے بھائی کی ساتھ ہی ٹوٹ گیا تھا۔

ایک نظر اسے دیکھ کر وہ پلٹ گئی۔

وہ جیت گئی تھی۔

وہ ہار گیا تھا۔

وہ جارہی تھی۔

وہ تھم گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

زمان نے گاڑی کی چابی سنبھالی اور اس کے پیچھے مڑ گیا۔وہ اس کو مکمل توڑ گئی تھی۔اس کا وجود چھلنی ہو چکا تھا۔سب ختم ہو چکا تھا۔

*---

*

وہ خوش ہے چاچو اب! شکر منائیں وہ شخص اسے واقعی چاہتا ہے۔۔۔وہ خوش ہے" بہت! زمان سے اسی سلسلے میں ملاقات ہوتی رہی ہے۔ذراشک کی نگاہوں سے دور ہٹ کر دیکھے آپ کے گھر کی بیٹیاں پاکباز ہیں۔اس نے بیوفائی نہیں دکھائی۔جس دم

اسے عدیل بھائی کی ضرورت تھی اس وقت عدیل بھائی نے ساتھ نہیں دیا۔دیا تو چاچو آپ نے بھی نہیں تھا" عدیل نے اپنا سر پکڑ لیا۔یہ اس سے کیا ہو گیا تھا۔اس نے اپنی زندگی اپنے ہاتھوں سے برباد کی تھی۔

صبور اور جاوید بے یقین کھڑے تھے۔

آئم سوری تایا ابو" وہ آنسو پیتی سر جھکا کر بولی۔"

میں نے تمہیں معاف کیا رمشا! میری غلطی ہے! بھائی بھابھی کے بعد تمہاری تربیت" میرے ذمہ تھی۔۔۔میں تمہاری اچھی تربیت نہیں کر پایا" وہ دکھ اور رنج سے بولے تھے۔سارا غرور ملیامیٹ ہو گیا تھا۔

*---

-*

گھر آ گیا ہے شانزہ" گاڑی اس کے گھر کے سامنے روکی تھی۔وہ جو سپاٹ چہرہ لئے " بیٹھی تھی بائیں جانب گردن موڑ کر اپنے گھر کو اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگی۔اس گھر میں نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔مگر وقت وقت کی بات ہوتی ہے!

جی!"اسے ہوش آیا تو وہ اترنے لگی۔اتر کر دروازہ بند کرنے کے لئے دروازے کو" تھاما۔

مجھے آپ کی یاد آئے گی زمان بھائی"دل ڈوب ڈوب کر ابھر رہا تھا۔"

اور امان؟"ایک امید سے اسے دیکھ رہا تھا۔شانزہ نے کرب سے اسے دیکھا اور پلٹ" گئی۔وہ یہاں رک کر اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتی تھی جو اسے آتا ہی نہیں تھا۔

وہ گہری دکھ کی سانس بھرتا ہوا گاڑی آگے بڑھا کر لے گیا۔

عدیل بالوں میں انگلیاں پھنسائے بیٹھا تھا۔یہ اس سے کیا ہو گیا تھا۔وہ بے گناہ تھی پھر اسے کس بات کی سزا ملی؟وہ اس کی محبت تھی۔وہ رو دیا۔

اس نے اپنی زندگی خود اپنے ہاتھوں سے برباد کر دی تھی۔

فاطمہ سب باتوں سے پردہ اٹھانے کے بعد خود بھی صحن کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔رمشا کا جھکا چہرہ اور جھک گیا تھا۔یہ سب کرنے سے پہلے اس نے لمحہ بھر کو بھی نہیں سوچا تھا کہ

اگر اس کا راز افشاں ہو گیا تو کیا ہو گا۔۔۔؟

*---

*-

اس نے بے جان ہوتے ہاتھوں سے دروازہ کھٹکھٹانا چاہا مگر وہ اسکے ہلکے دباؤ سے ہی کھل گیا۔دروازہ لاک نہیں تھا۔ غم اتنا تھا کہ اس پر بھی دھیان نہیں دیا۔اپنے آپ کو گھسیٹتے ہوئے وہ صحن تک لائی تھی۔وہ اپنا سب کچھ ختم کر آئی تھی۔وہ اس شخص کو چھوڑ آئی تھی مگر اپنی دنیا اسی کے پاس رکھ آئی تھی۔ صحن میں سب اکھٹا تھے۔حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

شانزہ تم؟میری بیٹی۔۔۔مم۔مجھے معاف کر دو"وہ تیزی سے اس کے قریب " آئے۔۔۔ہاتھ میں تھا بیگ ہاتھ چھوٹ زمین پر گر گیا۔آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

میں نے سب کو معاف کیا"لب کپکپانے لگے۔اس نے کسی کو بھی نہیں حتیٰ کہ اپنی " ماں کو بھی نہیں گلے لگایا۔وہ دھیرے سے چلتی سیدھا اپنے کمرے میں آگئی۔دروازے کو اندر سے کنڈی لگا کر وہ سسکتے ہوئے بیڈ پر آبیٹھی۔وہ اپنی قیمتی شہہ چھوڑ آئی تھی!وہ

شاہ منزل میں اپنا دل چھوڑ آئی تھی۔۔۔بس ایک ہینڈ بیگ اٹھالائی تھی اس کے سوا اور کچھ نہیں۔۔۔اپنا سب کچھ وہاں چھوڑ آئی۔جذبات بھی،دل بھی۔وہ رونے لگی۔ سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھی۔دونوں پاؤں اوپر کر کے گھٹنوں کے گرد ہاتھ پھیلائے وہ سمٹ کر بیٹھی ہوئی تھی۔اسے نہیں معلوم باہر کے حالات !اور جاننے کی آرزو بھی نہیں تھی۔دل زور سے دھڑک رہا تھا۔وہ وہیں لیٹ گئی۔وہ کسی سے بات کرنے ابھی قابل نہیں تھی۔سسکیاں گونجتی رہی اور بڑھتی رہی۔پھر وہ وقت بھی آیا جب کمرے میں سناٹا چھا گیا۔وہ سو گئی۔تھک کر۔۔۔

--

وہ گاڑی تقریباً بھگاتا ہوا گھر تک لایا تھا۔اندر داخل ہوتے ہی تمام گارڈز کو اکھٹا کیا تھا۔

اسلحے چھپادو!خاص طور پر امان کے کمرے میں مجھے کچھ نظر نہیں آنا چاہئے! پستول"

کیا پھل کاٹنے والی چھری نہ ملے مجھے وہاں! ہر دم ہر وقت اس پر نظر رکھنی ہے۔۔۔!

اب جاؤ جلدی سے "وہ سب جانتے کہ زمان ایسا کیوں کہہ رہا ہے۔وہ اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

وہ تھوڑی دیر کے وقفے سے کمرے میں آیا۔امان زمین پر بیٹھا دیوار سے ٹیک لگایا ہوا تھا۔ بالوں میں انگلیاں پھنسائے زمین کو تکنے میں مصروف تھا۔اس کی حالت زمان خود سمجھنے سے قاصر تھا۔گارڈز اسکے کمرے کی تلاشی لے رہے تھے۔وہ اسے دیکھتا ہوا اس کے برابر دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

گارڈز کیا کر رہے ہیں یہاں زمان "اس کی موجودگی محسوس کر کے وہ بہت دھیرے" بہت آہستہ زمین پر نظریں ٹکائے پوچھ رہا تھا۔

کچھ نہیں۔۔۔تم ٹھیک ہو؟"اس کے بالوں پر انگلیاں پھیر کر وہ نرمی سے پوچھنے" لگا۔

کیا وہ مجھے چھوڑ گئی زمان۔۔۔؟"ساکت نظروں سے سامنے تکتے ہوئے دھڑکتے دل" سے اس سے سوال کیا۔

تمہیں بھوک لگی ہے؟کچھ کھانے کو لاؤں؟"وہ اس کی بات کا جواب دینے کی سکت" نہیں رکھتا تھا۔

کیا وہ مجھے چھوڑ گئی زمان؟"سوال پھر پوچھا گیا۔زمان ٹوٹ کر رہ گیا۔"

وہ تمہیں چھوڑ گئی ہے امان! چلی گئی ہے"اب وہ ہمت ہار گیا۔"

وہ مجھے چھوڑ گئی ہے زمان! میں نے اس کے ساتھ زبردستی نکاح کیا تھا۔میں نے غلط کیا تھا۔اس نے مجھے چھوڑ دیا۔دو دن میں زندگی بدلی تھی اور دو دن میں پھر بدل گئی۔۔۔کیسے رہوں گا میں؟"اس کی طرف دیکھ کر وہ بکھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

مجھے نہیں پتا امان! پلیز میری طرف یوں مت دیکھو مجھے اذیت ہو رہی ہے"زمان نے کرب سے کہا۔

میں نے اوپر کا کمرہ لاک کر دیا ہے زمان! میں منہاج ہوں نا؟منہاج کی ماہ نور اسے چھوڑ گئی۔تم کہتے تھے کہ تم اور بابا میں کوئی فرق نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہے زمان! ہم الگ ہیں بلکل! وہ اچھے بھی تھے۔۔اور مجھ میں اچھائی نہیں! جو میرے قریب آتا ہے جلد بچھڑ جاتا ہے۔۔۔میں اندر سے مر رہا ہوں زمان! مجھے ایسا لگ رہا ہے میری

روح نکل رہی ہے میرے جسم سے ! میں تڑپ رہا ہوں اور ہمت دیکھو ذرا میری وجود ہل بھی نہیں رہا جبکہ دل مچل رہا ہے۔آج صبح اس کے ساتھ میں نے آسمان پر پھیلتی شفق دیکھی۔۔۔مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس کے بعد وہ مجھے مار دے گی۔۔اگر معلوم ہوتا تو میں اس کے ساتھ وہیں کہیں رہ جاتا اور لوٹتا ہی نہیں ! وہاں کے منظر میں تحلیل ہو جاتا۔مجھے کبھی کچھ ہو جائے تو اسے کال کر کے یہ مت کہنا کہ واپس لوٹ آؤ ! میں اس پر اب کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔اگر وہ خود آئے تو کیا ہی بات ہو جائے ! مگر اس سے مت کہنا۔۔اس سے مت کہنا کہ امان چاہتا ہے تم واپس آجاؤ چاہے میں تڑپ ہی کیوں نہ رہا ہوں ! میں مر کیوں نہ رہا ہوں مگر تم اس سے کچھ مت کہنا۔۔۔اس پر زبردستی نہیں کرنا۔دعا کرو وہ خود لوٹ آئے۔۔۔اس سے بات کرنا خود سے۔۔۔اس کا حال چال پوچھنا ! اگر وہ میرے بارے کوئی بات کرے تو مجھے ضرور بتانا۔۔۔مجھے ضرور بتانا" آنکھوں سے آنسو بے دردی سے صاف کیے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا !

آنکھیں پھر بھر آئیں۔

خیال رکھو اپنا۔۔۔اور آؤ میرے کمرے میں چلو۔۔۔"زمان آنکھیں صاف کرتا اٹھ" کھڑا ہوا۔

تم نے ساری نقصان پہنچانے والی چیزیں غائب کروادی ہیں۔۔۔بے فکر رہو" امان" نے چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپا۔

کمرے میں چلو میرے! میں تمہیں اکیلے کہیں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔"اس نے ہاتھ" پکڑ کر اسے اٹھانا چاہا۔

میں بچہ نہیں ہوں زمان! جاؤ یہاں سے فوراً" سختی سے کہتے ہوئے امان نے اپنا ہاتھ" چھڑایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسامت کروامان۔۔۔پلیز اٹھو! تم بہت تنگ کرتے اٹھواب"وہ پھر سے اسے" اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔وہ سہارے لے کر اٹھ کھڑا ہوا اور بیڈ پر جاکر لیٹ گیا۔

بہت ڈھیٹ ہو تم "زمان نے مٹھیاں بھینچیں۔"

باہر جاؤ! میں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں"لرزتی آواز میں کہتے ہوئے اس نے"

کروٹ لی۔زمان کا دل گویا کسی نے چیر دیا ہو۔وہ باہر کی جانب بڑھ گیا مگر دروازہ بند نہیں کیا۔امان نے مڑ کر دیکھا تو وہ جا چکا تھا۔کروٹ لیتے ہی اس کی آنکھیں پھر سے بہنا شروع ہو گئیں۔وہ دعا کریگا! وہ اللہ سے اسے پھر سے مانگے گا! مگر اب سچے دل سے! وہ اب اس کے ساتھ زبردستی نہیں کریگا۔۔اس کے ہر فیصلے پر دل مار کر سر جھکائے گا۔۔مگر وہ دعا کریگا کہ اللہ اس کا دل اس کی جانب موڑ دے۔اس نے ٹھیک کہا تھا! وہ اسے واقعی کمزور کر گئی ہے۔اتنا کمزور کہ اس کی ہر اکڑ ملیامیٹ ہو گئی ہے۔۔۔وہ کچھ کہہ بھی نہ سکا۔وہ اپنی بھی نہ چلا سکا۔وہ اسے بے بس کر گئی صرف محبت کر کے! وہ جانتا تھا وہ بہت جلد پاگل ہونے والا ہے۔۔

*--
-*

وہ گہری نیند میں تھی جب اس کی آنکھ کسی کے دروازہ کھٹکھٹانے کھلی۔سوجی آنکھوں اور لال ہوتے چہرے کے ساتھ اس نے دروازہ کھولا۔دل اب بھی نہیں تھا کھولنے کو مگر کبھی نہ کبھی تو کھلنا ہی تھا۔وہ ان لوگوں سے ملنا نہیں چاہتی تھی جنھوں نے اس کی سیدھی سادھی سی چلتی زندگی میں خلل پیدا کیا۔دروازہ کھولنے پر نفیسہ بیگم نم آنکھیں

لئے اس کے گلے لگیں۔اس میں اتنی بھی ہمت نہ کوئی کہ ان کے گرد بانہیں پھیلا دے۔دس منٹ بعد اب وہ اس کا ماضی پوچھنے لگیں۔اسے بے اختیار امان کی یاد آئی۔وہ آخری وقت میں کیسے رو رہا تھا، بلک رہا تھا۔

مجھ سے مت پوچھیں اماں ایسے سوالات! مجھے اچھا نہیں لگے گا ماضی دہرانا۔سب" سے کہہ دیں کہ شانزہ کا ماضی اس سے نہ پوچھیں! وہ اگلی زندگی شروع کرنا چاہتی ہے ماضی کو پسِ پشت رکھ کر" آنکھیں مرجھا گئیں۔

وہ جیت گئی تھی۔سب اس کے پلین کے مطابق ہوا تھا۔وہ امان کو ہرا آئی خود جیت کر! مگر ہار گئی تھی۔کبھی دیکھا نہیں ہو گا تم نے جیت کے ہارا ہوا شخص! وہ خاموش ہو گئیں۔ماں تھی تو جستجو رکھتی تھیں جاننے کی! کہ اتنے عرصے میں کیا ہوا اس کے ساتھ! شانزہ کچھ دیر کے وقفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اسے عشاء کی نماز پڑھنی تھی۔ اسے اپنے اللہ کے آگے جھکنا تھا۔جب انسانوں میں دل نہ لگے تو وہ خدا ہی واحد سہارا ہوتا جس کے سامنے آپ اپنے جذبات بیان کر سکتے ہیں۔اس کے سامنے بکھریں گے تو بعد میں دکھ نہیں ہو گا کہ کس کو حال سنا دیا کہیں وہ آپ کو ہی غلط نہ سمجھے۔وہ ہمارے جذبات کو جانتا ہے۔وہ سنتا ہے پھر حکم کرتا ہے۔۔وہ معاف کرنے والا بڑا مہربان

ہے۔وہ اللہ کے سامنے جھک گئی۔ پیچھے بیٹھی نفیسہ بیگم نے اسے اس وقت کرب دیکھا جب وہ نماز پڑھ کر اللہ کے سامنے رودی۔ پھوٹ پھوٹ کر! جیسے کوئی گناہگار کوئی بڑا گناہ کر کے سچی توبہ کرتا ہے۔وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔یہ ان کی بیٹی اور اللہ کا معاملہ تھا۔وہ چوری چھپے نہیں سننا چاہتی تھیں۔وہ کمرے وسط سے ہوتی ہوئے باہر چلی آئیں۔سست قدموں سے اپنے کمرے میں داخل ہوئیں۔ناصر صاحب سجدے میں گرے ہوئے تھے۔یقیناً رو رہے تھے۔

"کس بات کی معافیاں مانگ رہے ہیں ناصر صاحب! بیٹی کی زندگی برباد کرنے میں آپ کا اپنا بھی ہاتھ ہے" ڈھیلے ہوتے وجود کے ساتھ وہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔لہجہ بھیگا ہوا تھا۔آہستہ اور دھیرے سے کہتی ہوئیں وہ زمین کو یک ٹک گھورنے لگیں۔وہ ان کی آواز پا کر سجدے سے سر اٹھا کر انہیں تکنے لگے۔

میرا" بھی"؟ میرا ہی ہاتھ ہے نفیسہ! اسے میری ضرورت تھی! اسے اپنے باپ کی" ضرورت تھی۔کتنا پکارا ہو گا مجھے اس نے مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔!" وہ کہہ ہی نہ پائے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

کیا تم نے اس سے پوچھا نفیسہ؟"وہ جائے تہہ کرتے ان کے قریب آئے۔"

وہ نہیں بتانا چاہتی ناصر!اس سے کوئی نہ پوچھے اس کا ماضی"انہوں نے آنکھیں رگڑیں۔

کیسے آئی ہے وہ گھر؟اس بے غیرت شخص نے اسے آسانی سے چھوڑ دیا؟"حیرانی متوقع تھی۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔لیکن وہ شخص اس کا شوہر ہے۔۔نکاح میں ہے شانزہ اس کے!میں"
کچن میں جا رہی ہوں ناصر!اس کے کمرے میں ابھی کوئی نہ جائے۔وہ خدا کو اپنے غم سنا رہی ہے"اٹھ کر ادھ کھلے دروازے کے پار چلی گئیں۔پیچھے بیٹھے ناصر صاحب کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا تھا۔

شانزہ گھر آچکی تھی۔رمشا جانتی تھی کہ اس کے زوال کا وقت آچکا ہے۔اسے اپنی غلطی کا احساس ہی تب ہوا جب وہ پکڑی گئی۔اس نے واقعی اس وقت سوچا تھا۔اپنے

انجام کا،اپنے زوال کا۔سب کی نظروں میں گرچکی تھی وہ۔رونے میں کمی نہیں آرہی تھی۔سب سے الگ الگ جا کر اس نے معافی مانگی تھی۔عدیل کے نہ ملنے کے دکھ سے وہ اور ٹوٹ گئی تھی۔وہ شانزہ سے معافی مانگے گی اور اسے امید تھی کہ وہ اسے معاف کردے گی۔۔۔اسے توبہ بھی کرنی تھی۔اپنے رب سے! اپنے گناہوں کی۔۔۔

فجر کے وقت وہ امان کے کمرے میں داخل ہوا۔کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔اوندھا لیٹے ہوئے وہ شاید سو رہا تھا۔زمان اس کے قریب آکر برابر میں بیٹھ گیا۔اس کے چہرے سے بال ہٹائے کر اسے پیار اور نرمی سے دیکھا۔اس کی پیشانی کو چوما تو محسوس ہوا جیسے کسی تپتی چیز کو چوم لیا ہوا۔اسے تیز بخار ہو رہا تھا۔زمان نے پریشانی سے اسے دیکھا اور تیزی سے دوائی اور ساتھ پانی لے کر آیا۔

امان اٹھو۔۔۔"اسے جنجھوڑ کر اٹھایا تو وہ سوجی ہوئی آنکھوں ہلکی سی کھول کر اسے" دیکھنے لگا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"خمار آلود لہجے میں وہ اسے حیرانی اور سختی سے پوچھ رہا تھا۔"

دوائی کھاؤ تمہیں بخار ہو رہا ہے!"اسے ڈپٹ کر دوائی پیش کی اور ساتھ پانی کا گلاس بھی۔"

مجھے نہیں کھانی"اس نے پھر سے کروٹ لے لیا۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھا کر سو جاؤ۔"اس نے اسے اٹھانا چاہا۔"

جاؤ یہاں سے زمان میرے سر میں بہت درد ہے"اس کو خود سے دور کرتے ہوئے وہ" چیخا تھا۔

چیخو مت! بس یہ کھالو جا رہا ہوں میں۔۔۔"وہ اسے قابو کرنے کے لئے چیخا۔"

میری بیوی بننے کی کوشش مت کرو"امان نے گھورتے اسے گھورا۔"

تمہاری بیوی بننے کا شوق نہیں ہے مجھے امان۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولا۔"

امان کی نظریں ساکت ہوئیں۔آنکھیں بھیگنے میں لمحے نہیں لگے۔

وہ تو بیوی ہے مگر اسے شوق نہیں!اس لئے اس نے طلاق کا مطالبہ کیا۔ہے نا"

"زمان؟

زمان نے لب بھینچے۔

دوائی کھاؤ امان"اس نے سختی سے کہا۔"

امان اٹھ کر بیٹھا اور دوائی کھا کر پھر لیٹ گیا۔

کھالی ہے دوائی میں نے اب چلے جاؤ"امان نے نظریں پھیریں۔"

بخار کیوں چڑھ گیا ہے تمہیں اتنا"وہ واقعی پریشان ہو گیا تھا۔اس نے کوئی جواب"

نہیں دیا۔

امان پلیز خود کو سنبھالو ایسا نہیں چلے گا!"اس سے رہا نہیں گیا اس نے امان کو جنجھوڑ"

ڈالا۔

"کیا سنبھالوں؟ وہ سنبھالنے والی گئی ہے تمہارے بھائی کو چھوڑ کر!" وہ جواباً چیخ پڑا۔"

"ٹھیک ہو جاؤ" اس کا لہجہ بھیگ گیا۔"

"میں ٹھیک ہوں مگر۔۔۔۔۔ وہ مجھے چھوڑ گئی۔ دعا کرو زمان وہ لوٹ آئے۔۔ کرو گے

نادعا؟" وہ اسے امید بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"کروں گا میں۔۔۔" وہ اس کے گلے لگ گیا۔"

"اگر میں اس سب سے پہلے مر گیا تو۔۔۔؟" اس سب میں امان کا لہجہ کانپا تھا۔"

"اللہ نہ کرے۔۔۔" اس نے سختی سے اسے بھینچا۔"

"مجھے کمزوری ہو رہی ہے بہت" وہ سسک کر بولا۔"

اٹھو جاؤ نماز پڑھو! اسے مانگو دعاؤں میں! پہلے اپنی چلائی تھی اب اس بار اللہ پر چھوڑ" دو۔۔۔ بات سمجھ رہے ہو نا؟"وہ اسے بچوں کی طرح سمجھا رہا تھا۔

"کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا زمان؟"

کیوں نہیں! اللہ معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔۔۔ جاؤ اور سجدے میں دل سے رو" دو!"امان کی آنکھوں امید کے جگنو چمکے۔

تو پھر جاؤ انتظار کس بات کا! کامیابی تمہارے انتظار میں ہے"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔"

فجر کی ہوتی آذانیں کامیابی کی طرف بلا رہی تھیں۔اور کتنے سالوں بعد وہ اپنے رب کے آگے سجدے میں جھکا۔جائے نماز پر اپنے بھائی کے برابر کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی۔جب جب سجدہ کیا، دل چاہا سجدہ اور لمبا کر دے۔دعاؤں کا سلسلہ کافی لمبا چلا تھا۔ معافی مانگی اپنے ہر کیئے گئے گناہ کی۔معافی کے وقت آنکھیں بھیگ گئی تھیں اور شانزہ کا موضوع آیا تو ہچکیاں بندھ گئیں۔اسے لگا اگر وہ اور شانزہ کے متعلق خدا کو بتائے گا تو خود بکھر جائے گا۔خدا کسی بات سے لاعلم تو نہیں! اس نے خود کو بکھرنے دیا۔رب تو

ٹوٹے ہوئے دلوں کو بھی جوڑ دیتا ہے۔اسے یقین تھا کہ اس کا بھی جوڑ دیا جائے گا۔۔
اس نے دعا کی کہ شانزہ کا دل اس کی جانب موڑ دے۔اس نے سچے دل سے دعا کی۔یہ سلسلہ بھی کیا سلسلہ تھا۔زمان نے اسے بکھرتے دیکھا تھا مگر اسے دکھ نہیں ہوا۔وہ بکھر سکتا تھا۔وہ رب اور اس کا معاملہ تھا اور وہ خلل نہیں پیدا کرنا چاہتا تھا۔زمان نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو پہلے ماں باپ کی مغفرت کی دعا مانگی۔ماں باپ کی دعا مانگ کر اپنے لئے دعا کرنی چاہئے۔ماں باپ کا دعا میں ذکر کئے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی۔باپ کے لئے اور اپنی ماں کے لیے گہرائی سے دعا مانگ کر وہ اپنی دعاؤں کا رخ امان کی جانب لایا تھا اور پھر اسے نہیں خبر کہ وہ کب تک اس کے لئے دعا کرتا رہا۔اس کے بہترین مستقبل کے لیے،اس کی خواہشات پوری ہونے کے لئے اور اس کی خوشی کے لیے۔
شانزہ کے لیے بہت سی دعائیں کیونکہ دعاؤں کی اسے بھی بہت ضرورت تھی اور آخر میں وہ اپنے لیے دعا مانگنے لگا۔اسے کیا کیا چاہیے۔۔اس کی خواہشات،اس کی خوشیاں۔
اپنے آپ کو اور اپنے اہلِ خانہ کو دوزخ کی آگ سے بچانے لیے دعا مانگی۔یہ بھی دعا مانگی کہ یااللہ اس راستے پر چلا جس راستے پر تیرے مومن بندے چلتے ہیں۔جس راستے پر تیری رضا ہے۔ہر وہ کام سے بچا جو تیرے نزدیک غلط ہے۔۔مجھے بھی اور میرے اہلِ خانہ کو بھی!

*---

--*

دو، تین دن یونہی گزر گئے! وہ کمرے سے باہر نکلتی تو صرف کھانے پینے کے لئے! اور پھر سے اندر چلی جاتی۔ گھر میں موجود لوگوں کے دل تڑپتے! ناصر صاحب اپنی بیٹی کو حسرت سے دیکھتے۔ انہیں اب پتا چلا جب کوئی اپنا آپ سے اپنائیت نہ دکھائے تو کیسا لگتا ہے۔ اتنے سالوں بعد انہیں خبر ہوئی کہ کتنا عرصہ ہو گیا اور انہوں نے ایک بار بھی شانزہ کو گلے نہیں لگایا۔ وہ مرجھاتے پھول کی طرح ہو گئی تھی۔ ہر جذبات سے عاری ہو کر وہ ڈائینگ ٹیبل سے کمرے اور کمرے سے ڈائینگ ٹیبل تک کا ہی سفر کرتی۔ کھانے کے لئے ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھتی تو سب خاموش ہو جاتے اور محبت سے اسے دیکھتے۔ سب کو اس سے محبت بھی کب ہوئی جب اسے ضرورت ہی نہ رہی۔ عدیل حسرت سے دیکھتا اور دیکھتا چلا جاتا۔ وہ سر جھکا کر کھانا کھاتی اور ختم کر کے کمرے کی طرف بڑھ جاتی۔ گھر آنے کے دوسرے دن کھانے کے بعد جب وہ کمرے میں جانے لگی تو ناصر صاحب سے رہا نہ گیا اور اس کی طرف لپکے اور گلے سے لگا لیا۔ وہ رو بھی نہ سکی۔ ہاں مگر تھوڑا عجیب سا لگا تھا۔ اس سب کی عادت نہیں تھی اسے۔ وہ کافی رات کو

اس کے کمرے میں بھی آئے تھے۔خاموشیوں کا پہرا رہا۔کمرے میں صرف سسکیاں گونج رہی تھی ان کی۔وہ انہیں دیکھتی رہی تکتی رہی۔یہ آنسو اس کے لئے تھے اسے یقین نہیں آرہا تھا۔جب وہ اتنا رو چکے کہ شانزہ کا دل لرز گیا تو وہ بول اٹھی۔

بابا روئیں مت !آپ کی بیٹی کو تکلیف ہو رہی ہے !چھوڑیں جو ہو گیا !اب وہ دیکھیں" جو ہو گا !مگر فیصلہ میں کروں گی بابا"انہوں نے بڑھ کر اس کے ہاتھ چومے تھے۔

میری بیٹی جو کہے گی اب صرف وہ ہی ہو گا"اس نے انہیں دیکھا تھا اور یہ وقت اسے " ماضی لے گیا تھا جب انہوں نے کہا تھا کہ تمہیں پیدا ہوتے ہی مر جانا چاہئے تھا۔وہ لفظ تیر تھے جو اس کے دماغ کو سن کر گئے تھے۔اس نے دل میں اٹھتے درد کو دبانا چاہا۔

وہ گھر میں یونہی پھرا کرتی جیسے کوئی مہمان!

دیکھا جائے تو ان دو تین دنوں میں اور بھی بہت کچھ ہوا تھا۔جیسے عدیل کی معافی!

کمرے میں بیٹھے بیٹھے جب اسے وحشت ہونے لگی تو اس نے چھت کا رخ کیا تھا۔وہاں عدیل پہلے سے موجود تھا مگر اب انداز بدل گئے تھے !اب دیکھنے کی چاہ نہیں تھی۔اسے

دیکھتے ہی شانزہ نے رخ موڑ لیا تھا۔وہ نیچے کی جانب بڑھنے لگی تھی کہ عدیل اس کی طرف جلدی سے آیا۔

وہ کچھ بولا نہیں تھا۔بس خاموش نظروں سے اسے تکتے رہا۔شانزہ نے یک ٹک اسے دیکھا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔وہ پھر سے اس کے سامنے آگیا۔

مجھے معاف کردو شانزہ!"وہ جانتا تھا کہ وہ قابل معافی نہیں۔مگر وہ اس سے محبت" کرتا تھا۔

میں نے سب کو معاف کردیا ہے"سینے پر ہاتھ باندھ کر وہ ذرا ٹھہر کر بولی تھی۔"

تو کیا مجھے ؟"وہ حیران تھا۔"

جی"مختصر جواب۔وہ خوش ہو گیا جیسے اس کے گناہ مٹ گئے۔"

ایک بات پوچھوں شانزہ؟"لہجے میں جھجھک واضح تھی۔اس نے جواب نہ دیا۔"

تم نے اب کیا سوچا ہے؟"وہ اسے امید سے دیکھنے لگا۔اگر اس نے امان کو چھوڑنے کا" فیصلہ لے لیا ہے تو وہ اس کی اب بھی ہو سکتی ہے۔

پتا نہیں!"سوچوں میں غرق تھی۔اسے واقعی علم نہ تھا کہ وہ آگے کیا کرنے والی"

ہے؟

"توکیا تم امان سے طلاق لے رہی ہو؟"

شانزہ نے اس سوال پر اسے جلدی سے دیکھا۔کیا سوال تھا یہ جس پر آنکھیں لہو ہو گئیں۔

وہ میرے شوہر ہیں"وہ جلدی سے بولی۔"

میں جانتا ہوں جو میں نے کیا وہ بے حد غلط تھا شانزہ! مجھے تمھارا ساتھ دینا چاہئے تھا" مگر میں نہیں دے پایا! تم اس شخص سے طلاق لیلو! اگر تم نے نہیں لی تو تم خود پر ظلم کروگی! وہ شخص اچھا نہیں ہے۔۔۔وہ تمہاری زندگی برباد کردے گا"شانزہ اس کی باتوں کو سکون سے سن رہی تھی جب تک اس نے یہ نہیں کہا۔

میں اب تک تمہارے انتظار میں بیٹھا ہوں"شانزہ نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔"

میں کسی کی بیوی ہوں عدیل! آپ کو سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہئے"شانزہ نے ایک" تیز نظر اس پر ڈال نگاہیں پھیریں تھی۔لہجہ سخت ہو چکا تھا۔

میں تم سے محبت کرتا ہوں شانزہ"وہ سسک کر بولا۔"

میرا شوہر بھی مجھ سے محبت کرتا ہے!"وہ اسے یاد دلا رہی تھی کہ وہ اکیلی نہیں۔وہ کسی کے نکاح میں ہے۔

"مگر میں تمہیں بچپن سے چاہتا ہوں"

مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے آپ کا بار بار یوں کہنا۔۔۔میں کسی کی بیوی ہوں! جو بھی ہو وہ میرے شوہر ہیں عدیل! آپ یقین کر لیں اب"لہجہ اب بھی سخت ہی تھا۔

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد تم اس کی طرف داری کیسے کر سکتی ہو شانزہ؟؟میں ایسا نہیں ہونے دوں گا! میں کچھ بہت برا کر دوں گا"وہ نفی میں سر ہلاتا پیچھے ہٹنے لگا۔

میں چاہتی ہوں کہ آپ شادی کر لیں اپنی پسند سے! میں اپنا مستقبل خود سنبھالنا چاہتی ہوں"۔چاند کی مدھم روشنی میں عدیل کو یہ جملے آگ کے گولے کی طرح لگ رہے تھے۔

میری پسند تم ہو!"وہ بے ساختہ بولا۔"

کوئی فرق نہیں پڑتا اب ان باتوں سے!"اس نے رخ موڑا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بدلہ ضرور لوں گا امان سے! اس نے میری زندگی تباہ کر دی! میں بدلہ تو لوں گا!" وہ یہ کیا کہہ رہا تھا۔ شانزہ نے اسے سر تا پیر دیکھا۔ وہ رکا نہیں تھا۔ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ نیچے چلا گیا۔ وہ وہیں پر رہ گئی۔ چھت پر! رات رک گئی۔ آسمان کو تکتے ہوئے بہت کچھ یاد آیا تھا۔ وہ شفق، وہ ابھرتا سورج، اور۔۔۔۔۔۔۔۔کسی کا ساتھ!

*---

-*

"وہ دو دن سے یونہی بیمار ہے شہنواز! کچھ بتاؤ تم لوگ بھی کیا کروں جس سے وہ بہتر ہو جائے؟" تھکی تھکی سی نظروں سے شہنواز کو دیکھ کر مشورہ مانگ رہا تھا۔

"وہ لوٹ آئیں گی دادا! آپ پریشان مت ہوں"

"! کیسے نہ ہوں؟ وہ میرا بھائی ہے شہنواز! وہ تڑپ رہا ہے اور مجھے بھی تڑپا رہا ہے"

میں اس گھر میں بہت سالوں سے ہوں دادا اور میں جانتا ہوں کہ یہاں کہ مکین بظاہر"

سخت ہیں مگر دل ان کے بہت نرم ہے! محبت اُن کو کمزور کر دیتی ہے۔۔۔"اس کے ایک ایک لفظ سچے تھے۔

اسی دم زمان کا فون بجا۔اس نے نام پڑھا اور چونک کر کال اٹھائی۔

"ہیلو فاطمہ ؟"

اسلام علیکم "۔"

"وعلیکم سلام"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زمان! سب کیسا ہے وہاں ؟"فاطمہ نے ٹھہر کر سوال کیا۔زمان اٹھ کر باہر گارڈن میں آگیا۔

کچھ ٹھیک نہیں ہے فاطمہ! میں بہت پریشان ہوں۔۔میرا بھائی۔۔۔وہ مر جائے گا۔" وہ مر جائے گا فاطمہ۔۔۔میں مر جاؤں گا۔۔"وہ تڑپ رہا تھا۔فاطمہ کا دل سکڑا۔اس نے زمان کا یہ والا روپ بھی ابھی دیکھا تھا۔

ایزی ہو جاؤ زمان پہلے!" فاطمہ نے اسے تسلی دی۔"

کیسے ؟؟؟؟؟نہیں ہو سکتا میں۔میرا بھائی بد سے بدترین حالت کی طرف جا رہا ہے"

"فاطمہ!"

فاطمہ کو لگا وہ جلد ہی آبدیدہ ہونے والی ہے۔

"خیر! تم یہ بتاؤ وہاں سب کیسا ہے؟ سب ٹھیک ہے وہاں؟ کیسی ہے وہ؟"

فاطمہ لمحے بھر کو خاموش ہوئی۔

سب ٹھیک ہے بس وہ گم صم سی رہنے لگی ہے۔ نہ کسی سے گفتگو نہ کچھ۔ میں آج اس سے بات کروں زمان"۔ اس نے زمان کو تسلی دی۔

"کیا کہو گی اس سے؟ اسے فورس مت کرنا فاطمہ"

میں اس کے جذبات جاننا چاہوں گی کہ وہ کونسا راستہ چننے کا سوچ رہی ہے" فاطمہ نے اسے یقین دلایا۔

"مجھے آگاہ ضرور کرنا"

"ضرور! اور ہاں ایک اور بات کرنی تھی! یہ کہ تم نے تابش سے کیا کہا تھا کل؟"

کیا؟"زمان کھسیانا ہوا۔"

انجان نہ بنو"وہ مسکراہٹ دبا کر بولی۔"

"بھول گیا میں"

"یہی کہ میں تمہاری منگیتر ہوں؟"

ہاں میں نے جھوٹ بولا"اس نے بلآخر مان لیا۔"

"کیوں؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Afsanay | Articles | Books | Interviews

کیونکہ مجھے نہیں پسند وہ!"اس نے کندھے اچکائے۔"

تو اس کا مطلب تو اس سے کہو گے کہ میں تمہاری منگیتر ہوں؟"وہ اسے اتنی آسانی سے تو چھوڑنے والی تھی نہیں۔

تو بن جاؤ پھر کہنے میں آسانی ہو گی اور جھوٹ میں بھی شامل نہیں ہو گا"وہ دل کی بات آسانی س کہہ ہی گیا۔

فاطمہ خاموش ہوئی۔وہ اب کیا کہتی۔

کیاہوافاطمہ ؟کیاتم۔۔۔۔"بات خود ہی ادھوری چھوڑدی۔دل میں ایک خوف جنم"
لینے لگا۔کہیں وہ انکار نہ کردے۔

یہ اس طرح کرتے خود شادی کے لئے بات ؟کوئی جملہ سوچتے ہیں کہ کیا کہنااور کیا"
نہیں !مجھے وہ طریقہ پسند ہے۔۔۔"مسکراہٹ قابو کرتے ہوئے شرم سے کہنے لگی۔
زمان موبائل کے اس پار بھی اسے شرماتاہوادیکھ سکتاتھا۔خوشی اتنی ہوئی کہ
کھلکھلانے لگا۔

بہت جلد !تم دیکھنا!بلکل الگ انداز میں اپنی خواہش ظاہر کرنے والاہوں۔۔۔میرا"
انتظار کرنافاطمہ"کہہ کر تھوڑی دیر بات کرکے فون رکھ دیا۔

تو ایک مشکل بلآخر آسان ہو گئی۔

وہ اس کی ہو جائے گی یہ احساس بھی اچھا تھا۔

اسے امان کا خیال آیا تو اوپر چلا آیا۔وہ اب بھی یونہی بخار میں تپاہواتھا۔اس کی دوا کا
وقت ہو گیا تھا۔سب سے مشکل کام ہی اسے دوا کھلانا تھا۔

یہ لو دوا کھاؤ اٹھو۔۔۔"تھپک تھپک کر اسے اٹھایا تو کسمساتا اٹھ بیٹھا۔"

کیاوہ آئی زمان؟"پہلا سوال ہر بار کی طرح یہی تھا کہ وہ آئی تو ہو گی۔"

نہیں۔۔تم دوا کھاؤ" اس نے دوا پیش کی۔"

مجھے دیکھنے بھی نہیں آئی؟"وہ امان کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔"

نہیں۔۔۔آئے گی تو تمہیں اٹھا دوں گا۔۔اب کھاؤ دوائی"امان نے مر جھاتے"
چہرے سے دوائی کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر دوائی اٹھائی۔

"تم خود سے کال کر و امان۔کیا پتا وہ تمہاری کال کا انتظار کر رہی ہو"

زمان نے اسے سمجھانا چاہا۔

میں اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا زمان۔وہ لوٹ کر آئے ہمدردی میں؟ میں"
نہیں چاہتا۔۔۔وہ آئے خود سے محبت میں۔۔۔اس کو کوئی خبر دے کہ اس کے
قدموں کی آہٹ سننے کو امان شاہ کے کان ترس گئے ہیں"زمان نے لب بھینچے۔

زمان خاموش رہا۔شاید وہ صحیح کہہ رہا تھا۔

کیا ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے؟"وہ برابر میں رکھے سیل فون سے وقت دیکھنے لگا۔"

جی ہو گیا ہے۔۔۔اٹھ جاؤ"اسے اچھا لگا کہ اس نے نماز کو اپنی زندگی کا اہم جزو بنا دیا۔"

انگلیوں کے پوروں سے وہ گن رہا تھا کہ شانزہ کے قدم اس گھر میں کب سے نہیں

گونجے

*--

--*

تائی شانزہ کہاں ہے؟"اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا وہ روئی ہے۔نفیسہ "

اس کے قریب آئیں۔

کیا ہوا رمشا"اس کا ماتھا چوم کر انہوں نے پیار سے پوچھا۔"

مجھے ندامت آگھرا ہے تائی۔میں نے اچھا نہیں کیا نا تائی؟مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے "

تھا۔۔میں نے کتنا غلط کر دیا۔مجھے معاف کر دیں"اس کے آنسو تیزی سے بہنے لگے۔

میں نے معاف کیا میری جان۔۔۔رومت!"وہ دکھ بھلانا چاہتی تھیں مگر بھلا نہیں "

پارہی تھیں۔انہیں رمشا کو دیکھ کر رہا نہیں گیا۔ماں نہیں تھیں مگر ماں بن کر پالا تھا۔

وہ گلے لگ کر کتنی دیر روتی رہی۔

کیا شانزہ مجھے معاف کر دے گی؟" بھیگے لہجے میں وہ بہت جذب سے پوچھ رہی تھی۔"

اس سے معافی مانگ کر تو دیکھو۔۔وہ کمرے میں ہے چلے جاؤ"اس کو تھپکتے ہوئے وہ" مسکراتی کچن میں چلی گئیں۔رمشا نے مڑ کر اس کے کمرے کے دروازے کو دیکھا تھا اور پچھتاوے نے اسے ایک بار پھر آ گھیرا۔

❤(جاری ہے)❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews